نام کتاب ــــــ الفتنة الجدیدہ
مصنف ــــــ مولانا علامہ محمد بشیر القادری
ناشر ــــــ محمد عمر قادری
تعداد ــــــ ۵۰۰۰ ہزار
تاریخ ــــــ
معاونین ــــــ محمد اقبال قادری، عبدالعزیز قادری
ماسٹر حاجی عبدالغنی
قیمت ــــــ ۸/ روپے

ملنے کے پتے

نمبر ۱۔ محمد عمر قادری
بیگ پور تحصیل ضلع قصور
ڈاک خانہ ڈھنگ شاہ
پوسٹ کوڈ نمبر 55011

نمبر ۲۔ دار العلوم حنفیہ قصور کوٹ اعظم خان

فہرست مضامین

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیا و مسلما

امابعد، فقیر نے رسالہ الفتنۃ الجدیدہ المعروف فتنہ طاہریہ کی حقیقت کا انکشاف من اولہ الیٰ اخرہ بنظر عمیق ملاحظہ کیا تو میں نے اس کو شئی عجاب علیٰ وجہ اکمال پایا فاضل مصنف میرے عزیز محترم فاضل جلیل علامہ مولانا محمد بشیر صاحب قادری ملائی قصوری بیگ پوری مناظر اسلام۔ خطیب اعلیٰ کراچی نے فتنہ جدیدہ کا رد بلا در عقائد حقہ کی تصدیق میں ایسا کام کیا ہے جو قابل صد تحسین ہے۔ اور یہ ان کی حسن طبیعہ اور محنت شاقہ کا نتیجہ ہے۔ اور احقاق اور ابطال باطل میں عروۃ الوثقیٰ ہے۔

فرقہ طاہریہ کے بانی پروفیسر طاہر القادری جنہوں نے فرقہ پرستی کا خاتمہ کرتے کرتے ایک اور فرقہ صلح کلیہ کو جنم دیکر اس کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ فرمن المطر وقام تحت المیزاب علامہ بشیر احمد صاحب قادری ان کے عقائد باطلہ کا انکشاف کر کے قوم کو ان سے آگاہ کر دیا۔ پہلے اہل السنت والجماعت در بریلوی مسلک کے مقابلہ میں الگ الگ فرقے تھے اب فرقہ دیوبندیہ، فرقہ اہل حدیثیت، فرقہ روافض، فرقہ قادیانی، فرقہ نیچری، فرقہ چکڑالوی کا مجموعہ فرقہ (صلح کلیہ) فرقہ طاہریہ ہے جو تمام باطل عقیدوں کا مجموعہ ہے واضح ہے کہ باطل کا مجموعہ بھی باطل ہوتا ہے۔ چنانچہ انکے مزخرفات کی تقبیح اور ان کے ہفوات کی تقلیع اور انکے عقائد شنیعہ کی تردید میں یہ رسالہ جامع ہے۔ الحمد للہ عوام الناس بالعموم اور خواص الناس بالخصوص جو کہ پروفیسر طاہر القادری کے مکائد سے ناواقف ہونے کی وجہ سے انکے دام تزویر میں پھنس رہے تھے وہ بھی اس رسالہ کا مطالعہ کرنے سے بفضلہ تعالیٰ صراط مستقیم اور منہاج مستویہ کی طرف رجوع کئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔

فقیر بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہے کہ خداوند کریم ذوالجلال میرے واجب التعظیم محمد وح موصوف کو اس خدمت دین حقہ کا صلہ جلیلہ اور جزاء کفیلہ عطا فرمائے۔ اور اس جزاء کے اعداد و شمار میں ایک جزاء العبد عبدالنبی فرزندار جمند با درازی عمر و علم و فضل کا جامع عطا ہو۔ آخر میں اہل السنت والجماعت کو بالعموم اور اپنے افاضل حضرات اور تلامذہ صاحبان اور ابنا و دار العلوم جامعہ حنفیہ قصور و برادران طریقت کو خصوصاً میں عرض پیش کرتا ہوں اس رسالہ کو جو فرقہ طاہریہ کے سنسنی خیز انکشافات کا مظہر اور مظہر ہے حرز جان بنائیں۔

از فقیر ابو العلا محمد عبد اللہ قادری خادم الحدیث والافتاء
و ناظم دار العلوم جامعہ حنفیہ قصور۔ پاکستان

عرضِ ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً مصلیاً و مسلماً

ہر ایک صحیح العقیدہ مسلمان کے لیے سب سے بڑی نعمت سید عالم نور مجسم تاجدار مدینہ سرور سینہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت ہے اور محبت کا معیار یہ ہے کہ مسلمان ان کے نام پر اپنی جان و مال قربان کرنے کے لیے تیار ہے لیکن سرور دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی بے ادبی بلکہ اس کا تصور اور شائبہ بھی ذہن میں نہیں آنے دیتے۔ قبل از زمانہ بہت سے ایسے بے ادب گذرے ہیں جو شیطان لعین کے دام فریب میں آکر بارگاہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کر کے اپنا ایمان لٹا اور گنوا بیٹھے اور بغیر توبہ کیے اس دنیا سے چل بسے، اس لیے کہ گستاخ کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی۔ اور آج بہت سے سادہ دل اپنی لاعلمی میں آکر ان کی پیروی کر کے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب کو دعوت دے رہے ہیں۔ بہت سے نادان بے وقوف اور جاہل ایسے بھی ہیں جو ان کی غلطیوں کو سمجھنے کے باوجود محض ان سے اپنی عقیدت کی بناء پر زبان کھولنا کفر سمجھتے ہیں۔

ہمارے اس دور میں بھی ایسے ہی ایک نام نہاد مفکر اسلام اور مفسر قرآن جناب طاہر القادری جو اپنی کتابوں میں اور اپنے بیانات ان گمراہوں کی گمراہی پر

پردہ ڈالنا چاہتا ہے۔ آجکل اس کی بڑی تشہیر کی جا رہی تھی لیکن دیکھنے پر یہ انکشاف ہوا کہ ان کی دیگر کتب میں جگہ جگہ گمراہیوں کی غم خواری اور اجتہاد باطل کے نمونے نظر آتے ہیں جس نے ضلالت کا ایک نیا باب کھول دیا ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ عوام کو اس فتنہ سے آگاہ کیا جائے کہ اس میں صحیح العقیدہ مسلمانوں کو غلط فہمیاں پیدا نہ ہوں اور اپنے عقائد صحیحہ سے دور نہ ہوں۔

حضرت علامہ مولانا محمد بشیر القادری دامت برکاتہم العالیہ نے وقت کے اہم تقاضے اور خدا خوفی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نام نہاد مفکر اسلام کے غلاف میں لپٹی ہوئی گندگی کو ظاہر کیا جو کعبہ میں بت خانہ کے مترادف تھی۔ مولائے کریم علامہ ذی وقار کے علم و عمل میں ترقی عطا فرمائے اور اس سعی بلیغ سے مسلمانوں کو بے حد فائدہ پہنچائے (آمین)

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

مولای صل وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلهم

خاکپائے علماء اہلسنت

احقر العباد محمد عمر قادری، بیگ پور تحصیل وضلع قصور ڈاکخانہ ڈھنگ شاہ

فرقہ طاہریہ کے عقائد

(۱) بحمد اللہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتیب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات کی حد تک ہیں جن کی نوعیت تعبیری و تشریحی ہے۔ اس لیے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر محض فروعات و جزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید و تفسیق کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔ (فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے ص ۶۵)

(۲) خالق کون و مکاں نے جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ دین کے معاملے میں کسی پر اپنی مرضی مسلط کریں (کتاب مذکورہ ص ۸۶)

(۳) میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقع ملے ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔ (رسالہ دید شنید لاہور ص ۴، ۱۹ اپریل ۱۹۸۶ء بحوالہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ ماہ ذیقعدہ ۱۴۰۶ھ)

(۴) میں فرقہ داریت پر لعنت بھیجتا ہوں۔ میں کسی فرقہ کا نہیں بلکہ حضور علیہ السلام کی امت کا نمائندہ ہوں۔ (رسالہ دید شنید لاہور ص ۴، ۱۹ اپریل ۱۹۸۶ء)

(۵) نماز میں ہاتھ چھوڑنا یا باندھنا اسلام کے واجبات میں سے نہیں اہم چیز قیام ہے۔ میں قیام میں اقتداء کر رہا ہوں (امام چاہے کوئی بھی ہو)، امام جب قیام کرے، سجود کرے، قعود کرے سلام کرے تو مقتدی بھی وہی کچھ کرے۔ یہاں یہ ضروری نہیں کہ امام نے ہاتھ چھوڑ رکھے ہیں اور مقتدی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہے یا ہاتھ چھوڑ کر۔ (نوائے وقت میگزین ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء ملخصاً بحوالہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ)

(۶) میں حنفیت یا مسلک اہلسنت کی بالاتری کے لیے کام نہیں کر رہا ہوں۔
(نوائے وقت میگزین صہ ۷ ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء بحوالہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ)

(۷) اب کسی کا یہ دعویٰ کرنا کہ فلاں کلمہ گو، منافق اور کافر ہے اپنے آپ کو خدا اور رسول کے مسند پر بٹھانے کے مترادف نہیں تو اور کیا ہے (صہ ۲۷)

(۸) خدا اور رسول نے کسی بھی فرقے اور مسلک کے نام جنت کا پروانہ جاری نہیں کیا۔ اگر کوئی اس زعم میں مبتلا ہو کہ وہ فلاں مسلک سے متعلق ہونے کی بناء پر جنت کا حقدار ہے تو یہ اس کی خام خیالی اور خود فریبی ہے (صہ ۵۴)

(۹) ایسا دینی ادارہ ہونا چاہیئے جہاں مسلکانہ تنگ نظری سے ماوراء ہو کر ہر مسلک و مکتبِ فکر کا طالب علم ایک آزاد ماحول میں درس و تدریس کے مواقع سے استفادہ کر سکے (صہ ۹۱)

(۱۰) صریح فرقہ پرستی کا شکار ایسے لوگ ہوئے جن کی تعلیم و تربیت مخصوص مسلکی ماحول میں ہوئی اور دینی مدارس میں زیورِ تعلیم سے آراستہ ہونے کے بعد جب وہ عملی زندگی کے میدان میں داخل ہوئے تو انہوں نے مسلک پروری اور اپنے مخصوص عقائد و نظریات کی تبلیغ کو ہی اپنا مطمع نظر بنا لیا (صہ ۱۰۸)

(۱۱) بریلویت، دیوبندیت، اہل حدیثیت، شیعت ایسے تمام عنوانات سے وحشت ہونے لگتی ہے (صہ ۱۱۱)

(۱۲) فرقہ پرستی کسی خاص مسلک، مکتبِ فکر یا کسی مخصوص عنوان کو نہیں کہتے بلکہ اس سوچ اور زاویہ نگاہ کو کہتے ہیں جو ہر دوسرے کو غیر مسلم، لادین اور کافر و مشرک بنانے سے عبارت ہو اور جس کے نتیجے میں صرف خود کو حق پر قائم تصور کیا جائے اور باقی تمام مسلمانوں کو گمراہ (صہ ۱۲۱)

کیا یہ عبارتیں مسلک حقہ، اہلسنت وجماعت کے خلاف ہیں؟ اور پروفیسر محمد طاہر القادری صاحب کے متعلق کیا حکم ہے بینوا توجروا

شفیع محمد قادری
قادریہ منزل ۲/۳ ق ۱۱ ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸

الجواب بعون الہدایۃ والصواب: پروفیسر محمد طاہر القادری کی بعض عبارات جو اس کی اپنی کتابوں اور رسالوں میں ہیں مثلاً فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے" اور اس کے رسالہ "دید شنید" لاہور میں چھپے ہوئے پروفیسر صاحب کے انٹرویو۔ جن کا استفتاء میں بحوالہ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ ذکر ہے اور یہ تمام اصلی عبارات بھی ہمارے پاس موجود ہیں وہ عبارات مسلک حق اہلسنت وجماعت کے بالکل خلاف ہیں۔ اسی طرح عورت کی دیت کے سلسلے میں بھی طاہر القادری نے صحابہ کرام کے اجماع کو ٹھکرا کر مخالفین اجماعِ صحابہ۔ ابن علیہ اور ابو بکر اصم دو معتزلیوں بے دینوں کی پیروی اختیار کر لی جو سراسر گمراہی ہے چنانچہ علامہ کاظمی صاحب علیہ الرحمۃ نے طاہر القادری کے رد میں لکھی گئی کتاب "اسلام میں عورت کی دیت" کے اندر واضح فرمایا نیز اس دیت کے مسئلہ کے بارے میں ایک مذاکرہ کے دوران جب راقم نے پروفیسر صاحب کو ائمہ اہلسنت و فقہاء دین وملت اور بالخصوص ائمہ اربعہ کے حوالہ جات پیش کئے کہ عورت دیت مرد کی دیت کا نصف ہے تو پروفیسر صاحب نے یہ کہہ کر یہ فقہاء و ائمہ اہلسنت میرے فریق ہیں۔ ان کا کوئی حوالہ میں بطور سند تسلیم نہیں کرتا۔ اس طرح پروفیسر طاہر القادری ائمہ اہلسنت کی پیروی سے انحراف کر کے بمطابق ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ جماعت اور سواد اعظم کے ساتھ رہو، جو جماعت سے الگ ہوا وہ دوزخ میں تنہا گیا" دوزخ کے رستے پر چل پڑے (معاذ اللہ) یہ مذاکرہ والی کیسٹ جس میں انہوں نے ائمہ اہلسنت وفقہاء دین وملت کو فریق کہا اور ان کے حوالوں کو سند تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ ہمارے یہاں، جامعہ نعیمیہ، جامعہ نظامیہ لاہور اور دیگر کئی ایک حضرات کے ہاں موجود ہے۔ بلاشبہ پروفیسر صاحب کے خیالات مسلک اہلسنت وجماعت کے قطعاً ویقیناً خلاف ہیں۔ یہ اہلسنت اور دوسرے فرقوں کے درمیان موجود اختلافات کو فروعی

قرار دیتے ہیں جبکہ اہلسنت وجماعت کا دوسرے فرقوں کے ساتھ اختلاف بہت سے مسائل میں بنیادی واصولی ہے۔ چنانچہ امام اہلسنت اعلیٰحضرت بریلوی علیہ الرحمۃ نے الفضل الموہبی اور حسام الحرمین وغیرہ میں واضح فرمادیا۔ جن میں سے ایک تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مسئلہ بھی ہے اور گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ کفر ہے، اس کا مرتکب اسلام سے خارج ہے۔ کما ہو مصرح فی حسام الحرمین الشریفین وکما ہو مذکور فی الشفاء وغیرہ من کتب اہل السنۃ "من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر" اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے۔

لیکن طاہر القادری صاحب اسے بھی فروعی مسئلہ قرار دیتے ہیں، لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ الغرض طاہر القادری اپنی ان عبارات وبیانات کی بناء پر، جو مختلف کتب ورسائل اور کیسٹوں میں بھرے ہوئے، قطعاً ویقیناً اہلسنت وجماعت سے خارج اور بے دین وملحد ہے۔ اس کی ان عبارات وبیانات سے باخبر ہو کر، اسے صحیح العقیدہ سنی سمجھنے والا بھی مسلک اہلسنت وجماعت سے خارج ہے۔ جب تک یہ شخص اپنی ان عبارتوں اور بیانات سے علانیہ توبہ نہ کرے اس وقت تک اس سے قطع تعلق کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے نیز اس کا حضرت سید طاہر علاؤالدین گیلانی مدظلہ العالی کا مرید ہونا اور قادری کہلانا محض فریب ہے اور عوام اہلسنت کو دھوکا دینا اور پیر صاحب کے نام سے ناجائز فائدہ اٹھانا ہے اور اس کے عشق رسول کے دعوے اور شب بیداریاں اور چیخ وپکار پر مشتمل دعائیں، خالص ریاکارانہ اور مکر وفریب کے سوا کچھ نہیں۔

راقم نے جو کچھ عرض کیا ہے محض خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا ہے اور ناواقف حضرات کو راہ حق دکھانے کیلئے کیا ہے اور خود طاہر القادری پر اللہ تعالیٰ کی حجت قائم کرنے کیلئے کیا ہے۔

مکرمی۔ آپ اور سب مسلمان اس حقیقت سے باخبر ہیں کہ یہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے اس میں نماز وروزہ ایسی عبادات تو انسان کی اپنی ذات کیلئے ہیں لیکن "اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ" کہ اللہ کیلئے محبت ہو اور اللہ کیلئے بغض ہو، ایسا عمل ہے، جو خدا تعالیٰ کیلئے ہے۔ اور ایسے گمراہ کے خلاف آواز اٹھانا جسے بڑے بڑے دولتمندوں

سرمایہ داروں اور اہل اقتدار وحکومت کی مکمل حمایت حاصل ہو اور حکومت کے خزانے اس کیلئے کھلے ہوں اور سرمایہ داروں کی تجوریاں اس پر دولت کی بارش برسا رہی ہوں نہایت ہی صبر آزما اور اعلیٰ ترین جہاد بھی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ فقط

"افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جابر"

دعاگو مفتی غلام سرور قادری

گلبرگ لاہور۔

الجواب صحیح الفقیر محمد معین الدین القادری الشافعی الرضوی غفرلہ، مہتمم جامعہ قادریہ رضوی فیصل آباد

محمد مختار احمد غفرلہ مفتی دارالعلوم جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

استفتاء میں مذکورہ عبارات انتہائی عیاری پر مبنی ہیں اور قائل گمراہ طرز کی فکر کا مالک ہے اور جواب صحیح ودرست لکھا گیا فقیر اقبال مصطفوی مدرس جامعہ قادریہ فیصل آباد

۲ صفر المظفر ۱۴۰۸ھ محمد نور عالم غفرلہ، محمد افضل کوٹلوی غفرلہ، فیصل آباد

محمد عبد الحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

الجواب صحیح والمجیب نجیح

مذکورہ بالا عبارات عقائد اہلسنت کے اور مسلک اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف ہیں جو قائل کے بدمذہب گمراہ ہونے کا ثبوت مہیا کر رہی ہیں۔

محمد اسلم رضوی۔ جامعہ رضویہ مظہر السلام
شیخ الحدیث فیصل آباد

المجیب مصیب والجواب مصاب: فقیر ابو العلا محمد عبد اللہ قادری اشرفی رضوی
خادم اہلسنت والافتاء وناظم دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور

پروفیسر صاحب اپنی تحقیق وجدت پسندی کے خبط وجنون میں صلح کلیت کے لئے کام کر رہے ہیں جو ہزار ہا ضلالتوں گمراہیوں کا مجموعہ ہے ان کے متذکرہ خیالات مذہب حق مذہب مہذب اہلسنت وجماعت اور مسلک سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کی تحقیقات کے سراسر خلاف ہیں فقیر قادری گدائے رضوی الفقیر محمد حسن علی الرضوی عفرلہٗ خادم اہلسنت سگ بارگاہ محدث اعظم پاکستان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

پروفیسر صاحب اگر "حسام الحرمین" کی تصدیق کریں تو خود ان کا یہ سارا کلام دریا برد ہو اگر انکار کریں تو دلائل عدم قبول دیں ورنہ صریح ہٹ دھرمی اور ان کے لئے بھی وہی احکام جو دیابنہ وغیرہ ہم مرتدین کے لئے علماء حرمین شریفین نے ارشاد فرمائے ہیں واللہ تعالیٰ عالم (مفتی) محمد اختر رضا ازہری قادری بریلی شریف۔

(مولانا) حبیب رضا خاں غفرلہٗ مرکزی دار الافتاء سوداگران بریلی شریف

پروفیسر صاحب کے اقوال مذکورہ فی السوال بعض حرام وگناہ اور بعض بدعت و ضلالت اور بعض کلمات کفر والعیاذ باللہ تعالیٰ اور قائل مذکور بحکم شرع۔ فاسق وفاجر، بدعتی، خاسر مرتکب کبائر گمراہ غادر اس قدر پر تو اعلیٰ درجہ کا یقین اس کے علاوہ اس پر حکم کفر وارتداد سے بھی کوئی مانع نظر نہیں آتا۔ راستہ مسدود ہے ایک ہی راہ ہے جس کو اختیار کر کے وہ مسلمان رہ سکتے ہیں۔ صدق دل سے توبہ کریں اور بالاعلان توبہ کریں اور اس کو شائع کریں اور تجدید نکاح وتجدید بیعت کریں اور آئندہ سوچ سمجھ کر لکھا کریں۔ وما علی الا البلاغ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ حررہٗ فقیر محبوب رضا غفرلہٗ قادری رضوی مصطفوی بریلوی سابق مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی۔

پاکستان مرقوم ۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ مطابق ۸ نومبر ۱۹۸۷ء یوم الاحد۔

الجواب ومنہ الھدایۃ الرشاد

فرقہ طاہریہ کے بانی پروفیسر طاہر القادری کی جن عبارات کی بنا پر اس کے گمراہ ضال مضل ہونے کا جو فتویٰ محترم علامہ مولانا مفتی غلام سرور صاحب نے دیا ہے فقیر اسکی تائید کرتا ہے [illegible]

مقدّمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کی اعانت وعنایت کے بغیر نہ گناہوں سے پرہیز ہو سکتا ہے اور نہ نیکیاں کی جا سکتی ہیں، اس کی حمد وثناء کرتا ہوں کہ اس نے ہم مسلمانوں کو اپنی کامل نعمتوں اور پورے فضل سے مخصوص کیا ہے۔ ہم کو سب امتوں سے بہتر بنایا اور ہماری جانب ایسے نبی یکتا کو بھیجا ہے جو فخر الانبیاء سید المرسلین نور خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ وسلم۔ بعد حمد وصلوٰۃ والسلام کے فقیر خاکسار احقر نابکار محمد بشیر القادری عفی عنہ حق تعالیٰ مجھے اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے (آمین)

جان لے کہ شیطان اکثر جاہلوں کو خرافات میں ڈال دیتا ہے اس طرح کہ اس جاہل سے ملمع دار باتیں بنا کر اور باطل حجتیں پیش کر کے کفر واسلام کی صلح اور اور اپنی تشہیر اغواء خلق کے لیے ایک ایسا راستہ اختیار کرتا ہے جو قرآن وحدیث کے برعکس ہے۔ یہ سارے تخیلات شیطان کے حیلے اور چال بازیاں ہیں۔

شیطان اکثر جاہلوں کو بدگمانی کے عقیدہ میں ڈال دیتا ہے کہ ان کے دلوں میں باطل مفتریات ڈالتا ہے اور وہ ان پر اپنے عقائد باطلہ کو متفرع کرنے لگتے ہیں۔ اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کلام مقدس میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ   بے شک شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ   بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے، پس
فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا   تم اس کو دشمن ہی سمجھو۔

اکثر یہ ہوتا ہے کہ بعض حضرات کو اس کی دشمنی کی خبر نہیں ہوتی اور علم سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے وہ اس کے اتحاد و صلح کلیت کو دیکھ کر وعظ و بیانات کو سن کو اس کے دھوکے میں آ جاتے ہیں۔ پس جب کوئی کسی کے دھوکے میں آجاتا ہے پھر اس کے سوا اس کو سب دھوکا معلوم ہوتا ہے خواہ اس میں اجماع امت کا انکار ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح صاحبو! جاننا چاہیئے کہ آجکل جو جملہ علماء کو بے اعتبار بنا رہا ہے، اجماع امت کا کھلم کھلا انکار کر رہا ہے اور صلح کلیت کا پرچار کر رہا ہے۔ درہم و دینار اور اپنی تشہیر کے لالچ میں آکر اپنا دین و دنیا برباد کر رہا ہے اور اسلام کا رنگ دے کر دوسروں کے عقائد بھی برباد کرنا چاہتا ہے۔ پس اگر تم اس کو نہیں جانتے تو اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر کا ارشاد گرامی ہے:

فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ   اہل علم سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ہو
اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ٥
. . . .

ملاں کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
تحریر سے دیکھا تو عمامہ کے سوا ہیچ
وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝
با خدا دیوانہ باشی با مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوشیار باش

عزیز قارئین کرام! چور جب چوری کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو سب سے پہلے گھر میں پتھر پھینکتا ہے جس سے معلوم کرتا ہے کہ گھر والے سو گئے ہیں یا جاگتے ہیں اگر جاگتے ہوں تو چور کے پتھر پھینکنے کا ضرور ردّ عمل ہوگا جس کی بناء پر چور چوری نہیں کر سکے گا۔ اور اگر گھر والے غفلت کی نیند سو رہے ہوں گے تو چور وقت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا اور پھر چوری پہ اکتفا نہیں کرے گا بلکہ گھر والوں کی جان کا بھی خطرہ بن سکتا ہے۔

مثلاً نام نہاد مفکر اسلام طاہر القادری نے دار السلام میں سب سے پہلا پتھر عورت کی نصف دیت کے اجماعی مسئلے پر اپنی آزادانہ پروفیسری کی دھن میں آکر پھینکا لیکن قربان جائیں اس گلشنِ وحدت کے چوکیداروں پہ کہ جنہوں نے اپنی صحیح غلامی کا حق ادا کرتے ہوئے اس چور کی ملعونہ حرکت کی نقاب کشائی کی اور اسلام کی سفید چادر کو سیاہ دھبے سے بچانے کے لیے ان مفتیان شرع اور عاشقان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحیح علم داروں نے عورت کی نصف دیت کے اجماعی مسئلہ پر کتابیں لکھیں جن کے اسمائے گرامی حضرت علامہ شیخ المحققین صدر المدققین، امام المحدثین، سند المفسرین ابو العلاء جناب محمد عبد اللہ قادری اشرفی برکاتی رضوی آف قصور نے اپنے محققانہ انداز میں عورت کی نصف دیت پر کتاب "عورت کی دیت" تحریر فرمائی۔ حضرت علامہ موصوف نے بڑے احسن انداز میں پختہ دلائل سے عورت کی نصف دیت کو ثابت کر دیا۔ اور حضرت علامہ شیخ المناطقہ جامع المعقول والمنقول استاذی المکرم عطا محمد بندیالوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے مفکرانہ انداز میں "عورت کی نصف دیت کو واضح کر دیا۔

صدر الافاضل غزالی زماں رازیٔ دوراں شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ مولانا سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فاضلانہ انداز سے قرآن اور حدیث کی روشنی میں طاہر القادری کے خلاف عورت کی نصف دیت پر کتاب "اسلام میں عورت کی دیت" تحریر فرمائی۔

حضرت علامہ مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے طاہر القادری کے باطل نظریات پر بعنوان "خطرہ کی گھنٹی" کتاب تحریر فرمائی جس سے مسلمانوں کو بے حد دینی فائدہ حاصل ہوا اور لوگوں پر فرقہ طاہریہ کے عقائد باطلہ کا انکشاف ہوا۔

حضرت علامہ مفتی اعظم پاکستان محبوب رضا خان سابق مفتی اعظم دارالعلوم المجددیہ کراچی نے بڑے احسن طریقہ سے فرقہ طاہریہ کے رد میں کتاب "فتنہ طاہریہ کی حقیقت" تحریر فرمائی۔

شیخ المحققین عالم باعمل حضرت علامہ مفتی غلام سرور قادری لاہوری نے کتاب "پروفیسر کا علمی و تحقیقی جائزہ" تحریر فرما کر پروفیسر صاحب کے علمی فقدان کا پردہ چاک کر دیا۔

احقر العباد خاک پائے علماء اہلسنت نے پیر و مرشد کی دعاؤں کا صدقہ محبوب کریم کی نگاہِ کرم سے فرقہ طاہریہ کے رد میں کتاب ہذا تحریر کی آج جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ اس کتاب کو ہمارے لیے ذریعہ نجات بنائے اور فرقہ طاہریہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ان کے علاوہ تقریباً بے شمار عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلم اٹھ چکے ہیں جو کہ اندرون اور بیرون ملک فرقہ طاہریہ سے لوگوں کو آشنا کر رہے ہیں۔

طاہر القادری کا دعویٰ صلح کلیت کفر کے مترادف ہے

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ترجمہ: اور حق کو باطل سے نہ ملاؤ، اور دیدہ دانستہ حق کو نہ چھپاؤ۔

معلوم ہوا کہ حق کو باطل کے ساتھ نہیں ملایا جا سکتا۔ حق کو باطل کے ساتھ ملانا کفر کے مترادف ہے کیونکہ کفر و اسلام کا اتحاد ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کفر و اسلام کا اتحاد ناممکن ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ کفر و اسلام کا اتحاد ناممکن ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے کردار نے واضح کر دیا کہ کفر و اسلام کا اتحاد محال ہے۔ کیونکہ یہ ضدین ہیں وَالضِّدَّانِ لَا يَجْتَمِعَانِ اور اگر آج کوئی منکرِ اسلام ناممکن کو ممکن بنائے تو اس کا مسلمان ہونا ناممکن ہے۔ جیسے شریک باری تعالیٰ محال اور ناممکن ہے۔ نبی آخر الزماں اور خاتم النبیین ہیں ان کے بعد کسی اور نبی کا آنا محال اور ناممکن ہے اگر کوئی اس محال اور ناممکن کا منکر ہو وہ کافر ہے اور وہ بھی کافر ہے جو کفر و اسلام کے اتحاد کو ممکن مانے کیونکہ یہ بھی محال اور ناممکن ہے۔

حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ الخ — بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو، نہ ان کے ساتھ پانی پیو اور نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ

چہ جائے کہ ان کے ساتھ صلح کلیت کا دعویٰ کیا جائے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کے سراسر خلاف ہے۔ حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ ثَلٰثًا وَّ سَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً — یہ امت تہتر فرقے ہو جائے گی ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب جہنمی ہوں گے ۔
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ یا رسول اللہ وہ جنتی فرقہ کون ہے ؟ ارشاد فرمایا:
مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ ۔ وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں ۔
خیال رہے کہ مَا سے مراد عقیدہ اور اصولِ اعمال ہیں نہ کہ فروعی اعمال یعنی جن کے عقائد صحابہ کے سے ہوں، ان کے اعمال کی اصل عہدِ صحابہ میں موجود ہو وہ جنتی فرقہ ہے یعنی سنت کے پیرو ۔ دوسری روایت میں ہے، ارشاد فرمایا:
ھُمُ الْجَمَاعَۃ وہ جماعت ہیں یعنی مسلمانوں کا بڑا گروہ جسے سوادِ اعظم فرمایا اور فرمایا جو اس سے الگ ہوا وہ جہنم میں گیا اسی وجہ سے جنتی فرقے کا نام اہلسنت و جماعت ہوا ۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اِیَّاکُمْ وَ اِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَ لَا یَفْتِنُوْنَکُمْ ۔ ترجمہ: یعنی اپنے آپکو (اے اہلسنت و جماعت) دور رکھو ان گمراہ فرقوں سے اور دور رہو ان سے کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں ۔ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ سے معلوم ہوا کہ وہ گمراہ ہیں اور لَا یَفْتِنُوْنَکُمْ سے معلوم ہوا کہ وہ گمراہ فتنے ہیں اور سارے مختلف خیالات اسلام ہیں جس کا حاصل حق و باطل کو کفر و اسلام کا اتحاد ہے اور اجتماع ضدین محال ہے ۔ اُسے آپ کیسے ممکن بنائیں گے ۔ جناب نام نہاد مُفکرِ اسلام صاحب! کیا آپ کے نزدیک یہی اسلام ہے جس کی خاطر آپ متحد ہونے کی دعوت دے رہے ہیں ؟ اور کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادِ سعید کے مخالف چلنا اسلام ہے ؟ یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ گمراہ فرقوں کو اپنے آپ سے دور رکھو اس لیے کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں ۔ اور آج تیری دعوت اتحاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان

کے خلاف ہے یا نہیں ؟ کیا یہی اسلام ہے ؟ خبردار یہ اسلام نہیں بلکہ کفر ہے کیا ایک ہی صف میں ابوجہل، عتبہ، عتیبہ اور ان کے متبعین اور اسی صف میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے متبعین عبادتِ الٰہی کر سکتے ہیں ؟ کیا قرآن و حدیث سے کوئی ایسی مثال مل سکتی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا کیا ہو یا حکم فرمایا ہو ! نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ گستاخانِ رسول گمراہ ہیں پلید ہیں اور خنزیر سے بڑھ کر ہیں اور مردار ہیں ان مرداروں کے ساتھ اہلِ اسلام حق پرست کبھی بھی صلح نہیں کر سکتے حتیٰ کہ وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جائیں اور اپنی گستاخیوں سے معافی مانگ کر نئے سرے کلمہ پڑھ کر بگوشِ اسلام نہ ہو جائیں اس وقت تک وہ کافر ہیں اور مَنْ شَکَّ فِیْ عَذَابِھِمْ وَکُفْرِھِمْ فَقَدْ کَفَرَ ۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً ۔ تمام فرقے جہنم میں جائیں گے مگر ایک جنت میں جائے گا ۔ اور نام نہاد مفسرِ قرآن صاحب کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کسی بھی فرقے اور مسلک کے نام پر جنت کا پروانہ جاری نہیں کیا کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے ؟ یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ تہتر فرقوں میں سے بہتر گمراہ اور جہنمی اور ایک سوادِ اعظم اہلسنت جنتی ہے پھر بھی یہ کہہ دینا کہ خدا اور رسول نے کسی مسلک یا فرقے کے نام پر جنت کا پروانہ جاری نہیں کیا ہے

ظالم ابھی ہے فرصتِ توبہ دیر نہ کر
وہ بھی گرا نہیں جو گرا پھر سنبھل گیا

سوال: میرے دوست قادری صاحب! جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کسی مسلک یا فرقے کے نام پر جنت کا پروانہ جاری نہیں کیا تو پھر تو اہلسنت ہونے کا نام نہاد دعویٰ کیوں کرتا ہے ؟ جب تجھے پتہ ہی نہیں کہ کونسا فرقہ

جنتی ہے پس جواب کیا ہوگا دو رنگیٔ فقط سے

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراپا موم ہو جا یا سنگ ہو جا

سراسر دھوکہ نہیں تو کون سے ایمان کا حصّہ ہے، اسی کو شک کہتے ہیں۔ مَنْ شَكَّ فِي عَذَابِهِمْ وَكُفْرِهِمْ فَقَدْ كَفَرَ ہ سراسر قرآن وحدیث سے اعراض اور ہر شخص کو ذاتی عقیدے کی چھوٹ دینی ہے اور اسی کو کوراپن کہتے ہیں اور سب سے بڑی جہالت وگمراہی اسی کا نام ہے کیونکہ کفر و اسلام کا اتحاد تو ناممکن ہے اور تو جانتا بھی ہے کہ ایسے ناممکن کو ممکن قرار دینے والا بے شک کافر ہوتا ہے اور تو بے شک اپنی شہرت اور خیالاتِ فاسدہ اور عقائدِ کاسدہ کا رنگ دکھانا چاہتا ہے اور یہی نصوصِ قرآن و نصوص حدیث کا کھلم کھلا انکار ہے۔ کیونکہ تو نے اپنی کتب خصوصًا کتاب "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکہ ممکن ہے" اپنی بڑائی اور تفاخر ظاہر کرنے کے لیے محض طلب شہرت و طلبِ دینار و درہم و اغواء خلق کے لیے یہ تمام مکر و فریب کیے جا رہے ہیں ۔ کہیں منسوخ آیات کو استدلال بنا کر کفار و مشرکین و منافقین کے ساتھ صلح کلیت کی دعوت اور کہیں کھلم کھلا احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چیلنج۔ انشاءاللہ ہم آگے چل کر آپ کے مکر و فریب اور شہرت کو بے نقاب کریں گے۔

مسلمانو! یاد رکھو ایسا آدمی انصاف کی گردن پر چھری پھیرتا ہے، اور بے بنیاد باتوں سے جملہ علماء اہلسنت خصوصًا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بے اعتبار بنانا چاہتا ہے۔ اس لیے کم از کم کوئی سوال کرنے والا پوچھے تو سہی کہ آپ کی عدمِ تکفیر کی کیا وجہ ہے کہ آپ قطعی کافروں، منافقوں کو مسلمان کہہ رہے ہیں۔ ان گمراہ اور گمراہ کن فرقوں کو خارج از اسلام کیوں نہیں سمجھتے۔

جو تکذیب کرتے ہیں نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فقط اس لیے کہ درہم و دینار کی دولت میں کمی آجائے گی، اغواء خلق کا کام کیسے بنے گا۔ ہائے میری دنیا کی شہرت کیسے بنے گی اللہ اکبر کبیرا تیرے جال سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو پناہ میں رکھے یہ جو صحیح العقیدہ مسلمانوں کو فریب دے کر اور عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ڈھونگ رچا کر اور اعلیحضرت کی محبت کا لیبل لگا کر مفسرِ قرآن کا لبادہ اوڑھ کر اغواء خلق کا کام کر رہا ہے۔ خبردار! ان لے ایسوں ہی کے رد میں اللہ تعالیٰ نے فرما دیا:

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ہ

ترجمہ: فریب دینا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو، حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔

معلوم ہوا کہ دنیا کا دینار و درہم اور نام کی شہرت انسان کو بے شعور بنا دیتی ہے۔ پھر اگر اس سے کوئی یہ سوال کرے کہ تیرا مذہب کیا ہے۔ تو وہ کہتا ہے کہ میرا مذہب اہلسنت و جماعت ہے اور اس میں دوسرے مسالک کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے خصوصی مسلک جعفری ہی جواب میں آتا ہے۔ اگر وہ کہے کہ فقط اہلسنت ہوں تو دوسرے فرقے کیسے اس کے پاس جا کر اہلسنت کے خلاف کارروائیاں کریں گے تو وہ پھر ایسے ہی کہتا ہے کہ جب کوئی سنی ملے۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ہ

اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں (گستاخ رسول و صحابہ) تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو یونہی ہنسی کرتے ہیں۔

یہی حال بانی فرقہ طاہریہ کا ہے۔ حوالہ ملاحظہ ہو ماہنامہ منہاج القرآن ۱۲ فروری بانی ادارہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی دعوت پر مختلف مکاتب فکر کے اہلِ علم و دانشور اور دین کا کام کرنے والے حضرات ادارے کے مرکز میں تشریف لائے اور تبادلہ خیال کی نشست مقرر ہوئی جس میں امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد مولوی سید حافظ کاظم رضا نقوی ان کے علاوہ مولوی عبدالمالک شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ منصورہ، مولوی خورشید احمد گنگوہی، مولوی حافظ محمد ادریس نائب قیم جماعت اسلامی وغیرہ وغیرہ بھی شامل تھے اور ان حضرات کے اپنے خطاب میں یہ سبق دیا گیا کہ اسی طرح مختلف مکاتب فکر اور اہلِ علم کی ملاقاتوں اور تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہنا چاہیئے۔ بعد میں پروفیسر صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ مختلف مکاتبِ فکر کے اہلِ علم اور دین کا کام کرنے والے طبقات کو ایک دوسرے کے قریب لانا وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ باہمی تبادلہ خیال کے ذریعے پائی جانے والی غلط فہمیاں دور ہوں ... الی آخرہ

عزیز قارئین کرام جب اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے کہ

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ — ترجمہ:۔ اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور دیدہ دانستہ حق نہ چھپاؤ۔

اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی جو پہلے ذکر ہو چکا کہ گمراہ فرقوں کو اپنے سے دور رکھو اور خود ان سے دور رہو، فیصلہ کریں کہ اس نام نہاد مفکر اسلام کو معلوم بھی ہے کہ فلاں فرقہ گمراہ وملعون ہے اور فلاں فرقہ حق پر ہے لیکن پھر بھی باوجود جاننے کے نص قطعی کا انکار کرتا ہے اور تمام باطل فرقوں کو اہلِ حق کے ساتھ صلح کلی کی دعوت دیتا ہے کیا علماء دیوبند کی منافقانہ خباثت سے کون واقف نہیں ہے جو منکر ہیں نصوص قطعیہ کے اور تنقیص وتکذیب کرتے

ہیں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اور اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں۔ اور پھر شیعہ حضرات کی ملعون حرکتوں سے کون واقف نہیں لیکن باوجود جاننے کے پھر بھی حق کے ساتھ باطل کو ملاتا ہے جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ اور پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع فرمایا ہے۔ حضرات گرامی اس کے کلمات خبیثہ وملعونہ کی تو جتنی ملعونی اہل حق ظاہر کریں کم ہے۔ اور جتنی انکی ملعونیت ظاہر کریں گے اور لوگوں کا ایمان بچائیں گے وہ اتنے ہی کامل مومن بن جائیں گے۔ جنہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان ارفع واعلیٰ میں بدتمیزیاں کر کے مجمع اسلام کو منتشر کر دیا۔ اور آپ اگر مفسر قرآن ہیں، مفکر اسلام ہیں تو ذرا آنکھیں کھول کر باطل فرقوں کی ان تمام کتب کا مطالعہ کریں اور دل پر ہاتھ رکھ کر سوچیں کہ جن میں محبوب رب العلمین اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کی شان ارفع واعلیٰ میں تنقیص وتکذیب کی گئی ہے۔ اگر آپ کا مطالعہ ہے تو پھر جان بوجھ کر گمراہی کو حق میں ملانا اور حق ظاہر نہ کرنا کہ فلاں حق ہے فلاں باطل ہے تو پھر نصوص قطعیہ کا منکر نہیں تو اور کیا ہے اور اگر مطالعہ نہیں پھر آپ انصاف کی تحقیق کے طالب ہیں تو ان کی جملہ کتب کا مطالعہ کریں پھر سینے پر ہاتھ رکھ کر انصاف کریں کیا یہی اسلام ہے؟ ہائے کیا یہی غلامی سرکار دو عالم سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ سیرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام نہاد نام لینے والے اور سیرت صحابہ کرام اور اہلِ بیت عظام کا ذکر کرنے والے ذرا سوچ کر بیان کریں کہ یہ دوغلا سبق کسی سے ملتا ہے کہ وہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کریں اور صحابہ کرام ان کے ساتھ صلح کل کا اعلان کریں۔ نہیں نہیں! ہرگز نہیں۔ ہاں اس کے برعکس تو ضرور ملتا ہے کہ اگر کوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فیصلہ ٹھکرا کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے پاس چلا جائے تو

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اس کی نماز، اس کے کلمہ، حج و زکوٰۃ کے باوجود بھی اس کو جہنم رسید کرنا اپنا فرضِ منصبی سمجھتے تھے۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ کافر اور منافق کا جھگڑا ہو گیا۔ وہ کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فیصلہ کافر کے حق میں کر دیا۔ منافق نے کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فیصلہ ٹھکرا دیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار نے اس کا کام تمام کیا۔ یہ تو ہے کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیصلے کو ٹھکرانے والے کا حال اور اجر ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ نے اس کا سر قلم کرنے والے فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں یہ آیتہ کریمہ نازل فرمائی:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ	اے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اس وقت تک
حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ	وہ شخص ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک
.... الخ	تجھے تمام معاملات میں حاکم تسلیم نہ کرلے۔

اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ محض اس کے کلمہ پڑھنے کو ترجیح دیتے اور گستاخ کی گستاخی کا جواب اعلیٰ طریقے سے نہ دیتے پھر تو آجکل کے علم سے کورے نام نہاد مفکرِ اسلام کا دعویٰ صحیح ہوتا کہ اب کسی کا یہ دعویٰ کرکہ فلاں کلمہ گو منافق اور کافر ہے۔ اپنے آپ کو خدا اور رسول کے مسند پر بٹھانے کے مترادف نہیں تو اور کیا ہے "بحوالہ فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے" ص۲)

کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ کلمہ گو ہے، نماز پڑھتا ہے، جہاد پر جاتا ہے، مالِ غنیمت کھاتا ہے، زکوٰۃ کا فرض بجالاتا ہے مگر پھر بھی آپ نے دیکھا اور خوب پرکھا کہ جو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلے کو ٹھکرائے خواہ وہ کلمہ گو ہو، نماز پڑھے، حج کرے، زکوٰۃ دے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

جب تک دل و جان سے محبوبِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے تمام معاملات میں حاکم تسلیم نہ کرلے۔ کیا جناب قادری صاحب! حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مسند پر بیٹھنے کا دعویٰ کیا تھا؟ کیونکہ تو نے تحریر کیا ہے کہ کسی کا کافر و منافق ہونا محض اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جانتے ہیں، اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ کیا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، نے جانا یا بغیر جانے فیصلہ کر دیا؟ بتا کیا جواب دے گا؟ اسی طرح آج بھی اہلِ حق اپنے علم کے ساتھ جانتے ہیں کہ فلاں منافق ہے، فلاں کافر ہے، فلاں مرتد ہے، فلاں فاسق ہے، فلاں دوزخی ہے اور فلاں مومن ہے۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کی شانِ اقدس میں گستاخیاں کیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کا جواب صلح کلیت سے دیا ہو، ہرگز نہیں بلکہ ایک گستاخِ رسول کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّ	ترجمہ: تباہ ہو جائیں ابی لہب کے دونوں
تَبَّ .... الخ	ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا

یعنی جب حضور نبی کریم رؤف الرحیم نے فرمایا اِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ۔ ابولہب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ، کیا تو نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ نے اپنے حبیب و طبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حوصلہ افزائی اور شان بلندی کے لیے خود جواب دیا۔ اسی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ	ترجمہ: محمد رسول اللہ اور ان کے ساتھی کافروں
مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ	پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔
رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ○	(پارہ ۲۶ رکوع ۱۳)

اسی طرح جب کافروں نے حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہا تھا، اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم بھی آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شریک ہو جائیں تو ہماری شرط یہ ہے کہ ایک دن آپ ہمارے بتوں کی پوجا کیا کریں اور دوسرے دن ہم مسجد میں خدا کی پوجا کیا کریں گے تو اس کے جواب میں لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْن ہ یعنی تمہارا دین تمہارے ساتھ اور ہمارا دین ہمارے ساتھ۔ اب مسئلہ مثل الشمس فی نصف النہار روشن ہو گیا کہ اگر فقط صلح کلی ہی مناسب ہوتی تو ابولہب کے گستاخانہ الفاظ کا جواب اللہ تعالیٰ تباہی سے نہ دیتا۔ اگر صلح کلی ہی ضروری ہوتی تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقوں اور کافروں کے ساتھ جہاد نہ فرماتے فقط صلح کلی ہی مناسب حل ہوتا تو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقوں کو مسجد سے نکالنے کے لیے ارشاد نہ فرماتے اُخْرُجْ یَا فُلَانُ فَاِنَّکَ مُنَافِقٌ اے فلاں تو میری مسجد سے نکل جا تو منافق ہے اُخْرُجْ یَا فُلَانُ فَاِنَّکَ مُنَافِقٌ ہ اے منافق تو مسجد سے نکل جا۔ کیونکہ وہ تو کلمہ گو تھے ایک دن انکے ساتھ معاذاللہ مندر میں جاتے یا بت خانے میں جاتے اور دوسرے دن مسجد میں جاتے۔ جیسے آجکل جناب طاہر القادری صاحب کر رہے ہیں کہ کبھی امام بارگاہوں میں اور کبھی عیسائیوں کی مجلسوں میں اور کبھی گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفلوں میں رونق افروز ہوتے ہیں۔ سوال کیا جائے کہ تم کیوں جاتے ہو اور کیوں ان کو آنے کی اجازت دیتے ہو تو کہتا ہے کہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید پلید کی بیعت کا انکار نہ فرماتے، اور اگر صلح کلیت ہی ضروری ہوتی تو امام اہلسنت اعلیحضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ گستاخوں کی گستاخیاں نوٹ فرما کر ان کو مطلع کرنے کے بعد فتویٰ کفر نہ لگاتے۔

ضروریات دین کے منکروں کی موافقت و معاونت حرام ہے

یاد رہے کہ ضروریات دین کا منکر کافر ہے خواہ ضروریات دین میں سے کسی ایک یا بیشتر کا منکر ہی کیوں نہ ہو، اور ان سے کسی قسم کی موافقت یا معاونت ہی کیوں نہ ہو حرام ہے۔ دیوبندی، وہابی، شیعہ، مرزائی وغیرہ تمام کے تمام انہیں کے حکم میں ہیں اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کفار و مشرکین و مرتدین کی معاونت کرنا امر محال ہے اس لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے برسبیل فرض جگہ جگہ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرمایا کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ان کی موافقت یا معاونت کی تو اس کا شمار بھی ظالموں میں سے ہو گا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذًا لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ہ

اگر آپ نے ان کفار و مشرکین کی خواہشات کی پیروی کی بعد اس کے کہ آپ کے پاس علم آ جائے تو آپ بھی ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔ (القرآن)

لیکن جناب طاہر القادری نے گمراہ فرقوں کی تائید اور حمایت میں لکھا کہ:

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ تمام اسلامی فرقوں کے درمیان بنیادی و اعتقادی قدریں سب مشترک ہیں۔ اسلامی عقائد کا سارا نظام انہیں مشترک بنیادوں پر کھڑا ہے۔ مسلمانوں میں سے کوئی بھی کسی اور نبی یا رسول کی شریعت کا نہ انکار کرتا ہے نہ اسلام کے سوا کسی اور دین کو مانتا ہے۔ سب مسلمان توحید و رسالت، وحی و کتب سماوی کے نزول، آخرت کے انعقاد، ملائکہ کے وجود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاتمیت، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور

حج کی فرضیت وغیرہ جیسے معتقدات اور اعمال پر یکساں ایمان رکھتے ہیں اور اگر کہیں کوئی اختلاف ہے تو صرف فروعی حد تک اور وہ بھی ان کی علمی تفصیلات اور کلامی شروحات متعین کرنے میں ہے اس سے عقائدِ اسلام کی بنیادوں پر کوئی اثر نہیں پڑھتا۔

(فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے ص۵۹)

لیکن ارباب فہم پر ظاہر ہوگا کہ یہ عبارت کسی تبصرہ کی محتاج نہیں ہے۔ جس انداز سے اس عبارت میں گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے منکر ضروریات دین کی چاپلوسی اور خوش آمدید کی گئی ہے یہ ایک عالم دین تو کیا کسی ادنیٰ سے ادنیٰ باغیرت مسلمان سے بھی اس کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ ان فرقوں کے بارے میں تو سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَاه تمام کے تمام جہنم میں جائیں گے مگر ایک جنت میں۔

لیکن طاہر القادری صاحب کے نزدیک عقائد سب کے ایک ہیں جس سے اسلام کی بنیادوں پر کوئی اثر نہیں پڑھتا۔ اس کا عقیدہ ہے کہ تکذیبِ نصوصِ قطعی اور تنقیصِ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور انکار قرآن مجید اگر کوئی کرتا بھی ہے تو پھر بھی اسلام کی بنیادوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یعنی جو عین کفر ہے وہ طاہر القادری کے نزدیک عین اسلام ہے۔ کیونکہ جو شرم وحیا کا جامہ اتار دے إذا لم تستحي فافعل ما شئت فارسی کا مقولہ ہے "بے حیا باش ہرچہ خواہی کن" جو اپنی شلوار اتار کر سر پر رکھ لے ایسے شخص پر دوسری تمام حیا کی چیزوں کا پایا جانا ممکن ہی نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ایسی بدعقیدگی سے ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے (آمین)

عزیزان گرامی! اس جگہ پر ہم یہ بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اس کے عقیدے کے ساتھ اعلیحضرت فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فتویٰ درج کر دیا جائے۔

طاہر القادری کا عقیدہ

طاہر القادری صاحب کا عقیدہ ہے کہ سنی، وہابی دیو بندی، شیعہ وغیرہم کے درمیان کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے۔ ان تمام مسالک و مکاتیب فکر کے درمیان جو اختلافات ہیں فقط فروعی ہیں۔ یعنی اس کے نزدیک سنی، وہابی، دیو بندی اور شیعہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے کے ص۵۶ پر" بحمدہٖ تعالیٰ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتیبِ فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں جن کی نوعیت تعبیری و تشریحی ہے۔ اس لیے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر فروعات و جزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسالک کو تنقید تفسیق کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ جن کا نام ہر وقت جناب طاہر القادری کی زبان پر جاری رہتا ہے اب ان کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں شاید ہوش میں آجائے لیکن جس کو دینار و درہم، اپنی تشہیر اور اغواء خلق کا نشہ ہو اس کا ہوش میں آنا بہت مشکل ہے۔

اعلیحضرت عظیم البرکت کا فتویٰ

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید قوم سادات سے ہے اور امامت بھی کرتا ہے اور وہابیہ، شیعہ، دیو بندیہ اور اہلسنت کو یکساں سمجھتا ہے؟ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص۲۹۲)

الجواب: جو شخص وہابیہ، دیوبندیہ، شیعہ اور اہلسنت کو یکساں سمجھتا ہے اس قدر اس کے خارج از اسلام ہونے میں بہت ہے، اس کے پیچھے نماز باطل ہے جیسے کسی ہندو یا نصرانی کے پیچھے جمعہ۔ فتح القدیر میں ہے روی محمد عن ابی حنیفۃ و ابی یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان الصلوٰۃ خلف اھل الاھواء لا یجوز واللہ اعلم۔

معلوم ہوا کہ جناب طاہر القادری کا عقیدہ اہلسنت سے مختلف ہے۔ اگر موافق ہوتا تو طاہر القادری اس طرح نہ لکھتے۔ آگے فیصلہ کرنا قارئین کرام کا کام ہے کہ کہاں تک انصاف ہوگا کہ جان بوجھ کر گمراہی میں گرنا جناب یہ آپ کا خیال باطل اور طمع خام ہے جس کو اہلسنت خوب جانتے ہیں۔ پھر شرم کا مقام ہے تیرے لیے، کس زبان سے تو نے کہا کہ میرے اور اعلیٰحضرت کے نظریات اور عقائد میں سوئی کے ناکے کے برابر بھی فرق نہیں۔

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

شیطان انسان کا بھیڑیا ہے

فرمان رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
(ترجمہ مولانا احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ)

عن معاذ بن جبل قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الشیطان ذئب الانسان کذئب الغنم یاخذ الشاۃ والقاصیۃ والناحیۃ وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعت والعامۃ
رواہ احمد مشکوٰۃ شریف جلد (۱) ص ۱۷۷

روایت ہے حضرت معاذ بن جبل رحمۃ اللہ علیہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے جیسے بکریوں کا بھیڑیا الگ اور دور کنارے والی کو پکڑتا ہے۔ تم گھاٹیوں سے بچو، جماعت المسلمین اور عوام کو لازم پکڑو۔ (الحدیث)
(روایت کیا احمد مشکوٰۃ شریف جلد ۱ ص ۱۷۷)

دوسری حدیث پاک میں ارشاد فرمایا:

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم من فارق الجماعت شبراً فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو جماعت سے بالشت بھر بھی بچھڑا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن پر سے اتار دی۔

شاۃ وہ بکری ہے جو اپنی ہم جنسوں سے متنفر ہو کر گلے سے دور رہے۔
قاصیۃ وہ بکری ہے جو متنفر تو نہ ہو مگر چرنے کے لیے ریوڑ سے الگ ہو جائے
ناحیۃ وہ بکری ہے جو ریوڑ سے الگ تو نہ ہو مگر کنارے کنارے چلے۔ خلاصہ یہ ہے کہ دنیا ایک جنگل ہے جس میں ہم لوگ مثل بکریوں کے ہیں۔ شیطان بھیڑیا ہے جو ہر وقت ہماری تاک میں ہے۔ جو جماعت مسلمین سے الگ رہا وہ شیطان کے شکار میں آگیا۔

شعاب۔ شعبۃ کی جمع ہے۔ دو پہاڑوں کے درمیان تنگ راستے کو شعبہ کہتے ہیں جہاں کیڑوں، مکوڑوں، ڈاکوؤں بلکہ جنات کا بھی خطرہ رہتا ہے۔ اس سے مسلمانوں کے وہ فرقے مراد ہیں جو اہلسنت و جماعت کے خلاف ہیں جن کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گمراہ کہا ہے۔

والعامۃ: یعنی وہ عقائد اختیار کر لو جو عامۃ المسلمین کے ہوں یعنی جو ایک ساعت کے لیے بھی اہلسنت وجماعت کے عقیدے سے الگ ہوا یا کسی معمولی عقیدے میں بھی ان کا مخالف ہوا تو آئندہ اس کے اسلام کا خطرہ ہے۔ بکری وہی محفوظ رہتی ہے جو میخ سے بندھی رہی، مالک کی قید سے آزاد ہونا بکری کی ہلاکت ہے۔ مسلمانوں کی جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسی ہے جس سے ہر سنی بندھا ہوا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ فرض کا انکار ہی خطرناک

ہے، کبھی مستحبات کا انکار بھی ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے۔

سیدنا عبداللہ ابن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف اونٹ کے گوشت سے بچنا چاہا تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ نے ارشاد فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۔ الآیۃ

اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو۔

فرمایا رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ:

اِتَّبِعُوا السواد الاعظم فانّه من شذّ شذّ فِی النّار (رواہ ابن ماجہ)

بڑے گروہ کی پیروی کرو کیونکہ جو اس سے الگ رہا وہ دوزخ میں جائے گا۔

کفار سے عداوت اصل ایمان ہے۔ ربِّ ذوالجلال والاکرام نے فرمایا:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۲۸ الخ

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی۔ اگرچہ وہ ان کے باپ بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔

ایسے ہی فاسق مسلمان کی بدکاری سے ناراض ہونا بھی عبادت ہے:

عنْ جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حین اتاہ عمر فقال انا نسمع احادیث من یہود فعجبنا افتری ان نکتب بعضها فقال امتهوکون انتم کما تهوکت الیهود

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور کی خدمت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ آئے عرض کیا ہم یہود کی کچھ باتیں سنتے ہیں جو ہمیں بھلی لگتی ہیں، کیا کچھ لکھ بھی لیا کریں؟ فرمایا کیا تم یہود اور عیسائیوں کی طرح حیران ہو رہیں

النصارٰی لقد جئتکم بها بیضاء نقیة ولو کان موسیٰ حیًّا ما وسعه الا اتباعی

تمہارے پاس روشن اور صاف شریعت لایا ہوں اور اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔

اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو بے دینوں یعنی وہابیوں، دیوبندیوں شیعوں اور مرزائیوں کے رسالے اور ان بدمذہبوں کے جلسوں میں جانے سے احتیاط نہیں کرتے۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے مومن کو اہل کتاب کے علماء کی صحبت سے منع فرمایا گیا۔ ہم لوگ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تلوؤں کی خاک کے برابر بھی نہیں تو ہمارا بدمذہبوں کے ساتھ میل جول صلح کلیت کا کیا حال ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسی بری عقیدگی سے محفوظ فرمائے اور اسلام کا بول بالا کرے (آمین)

منافقت کی بدترین صورت

اہم انٹرویو نامی کتابچہ کے ص۳۲ پر جناب طاہر القادری لکھتے ہیں "ہمارا طریقہ کسی کے کام پر تنقید کرنا نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم اپنے دل میں بھی کسی جماعت کے کام پر تنقید کا خیال تک نہیں لاتے" آگے چل کر تحریر کرتا ہے کہ "جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا کہ:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۔

اے محبوب! آپ فرما دیجئے اے لوگو! میں تم سب پر اللہ کا رسول ہوں۔

قارئین کرام! غور کریں کہ طاہر القادری کی یہ کتنی غلط بیانی ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام کافروں کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ:

قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا ۔

کہہ دو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں فلاح پاؤ گے

پھر اس حق بیانی کے بعد خواہ آپ کو پتھر کھانے پڑے اور بے شمار تکالیف کا سامنا کرنا پڑا حتیٰ کہ ہجرت کرنی پڑی لیکن پھر بھی باطل کو باطل سمجھا۔ ان میں جو کوئی مان گیا صحابی رسول بن گیا اور جس نے انکار کیا وہ ابو جہل، عتبہ عقیبہ بن گیا۔ آج اگر تو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشن کو جاری کرنے کا دعویٰ کرتا ہے تو گستاخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور گستاخِ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سامنے حق بیانی کرنی ہو گی جن کا یہ کلمہ ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، کیا وہ ایسے تحریر کرتا ہے؟ کہ ہم کسی کو بُرا بھلا یا کسی کے کام میں تنقید تو کیا اپنے دل میں تنقید کا خیال تک بھی نہیں لاتے یاد رکھو کہ حرف اثبات سے کوئی مومن نہیں بنتا، اثبات سے پہلے نفی کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی کتنا ہی اللہ تعالیٰ کو کیوں نہ یاد کرتا ہو، اگر وہ ان معبودانِ باطلہ کا انکار نہ کرے تو وہ مومن نہیں ہو سکتا۔ کوئی لاکھ سجدے کرے اگر وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار نہ کرے تو بھی مومن نہیں ہو سکتا. کیونکہ باطل کو باطل کہنا ضروریاتِ دین میں سے ہے اور ضروریاتِ دین کا منکر کافر ہے۔ ایمان صرف اسی وقت ملے گا جب پہلے لَآ اِلٰہَ کہہ لے، پھر اِلَّا اللّٰہُ کہے۔ پہلے نفی پھر اثبات۔ پہلے انکار پھر اقرار۔ پہلے تنقید پھر تصدیق یاد رکھیں کہ ایک خدا کو ماننے کے لیے یہ ضروری ہے کہ جتنے معبودانِ باطلہ ہیں ان کا انکار کیا جائے نہ کہ پہلے وقت کے تقاضے کے تحت ان کے ساتھ معبودانِ باطلہ کی پوجا پاٹ کی جائے اور بعد میں وقت ملنے پر تنقید کی جائے. یہ اسلام نہیں ہے بلکہ کفر ہے اور یہی کاروبار آجکل کے نام نہاد مفکرِ اسلام کا ہے کہ کبھی شیعہ خانے میں تو کبھی دیوبندی گستاخی خانے میں تو نجدی پیشاب خانے

میں جو کہ اسلام کے اصولوں کے برعکس ہے، اور اللہ تعالیٰ کی حدود کو توڑنا ہے. ایک خدا کو ماننے کے لیے ضروری ہے کہ جتنے دشمنانِ خدا اور گستاخانِ رسول ہیں ان سے اجتناب کیا جائے، اُن سے کنارہ کشی کی جائے، ان کا رد بغیر خوف خطر کیا جائے۔ ماننے کا طریقہ یہی ہوا کرتا ہے۔ یہ طریقہ نہیں ہے کہ ہم آپ کو مانیں، آپ کے دشمنوں کو بھی مانیں، آپ کے دشمنوں سے ساز باز رکھیں اور آپ سے بھی ساز باز رکھیں ؎

باغباں بھی خوش رہے راضی صیاد بھی رہے

ہاں یہ ماننے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اگر اس نے خدا تعالیٰ کے ماننے میں ایسا کیا تو وہ خدا کا منکر اور اگر اس نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ایسا گمان کیا تو یہی منافقت کی بدترین صورت ہے۔ اس کے علاوہ منافقت کا اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔

اسلام ایک ستھرا دین ہے وہ ہمیں فریب نہیں دے سکتا۔ وہ ہمیں ہرگز ایسی تعلیم نہیں دیتا کہ جس میں انسان مومن کی بجائے منافق بنے۔ اس لیے اسلام کا کلمہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پہلے باطلوں کا رد پھر حق کی تصدیق کرنا ہے۔ ہاں تنقید سب سے پہلے صلح بعد میں۔ جب یہ کوئی کہے کہ نہیں بھئی کسی کو برا مت کہو، طاہر القادری کی طرح کہ ہمارا کام کسی کے کام میں تنقید کرنا نہیں اس لیے تنقید مت کرو کسی کے مسلک پر کسی کو ایسا ویسا مت کہو تو اس سے دوستانہ اپیل ہے کہ آپ کی تبلیغ کلمہ کے برعکس ہے اس لیے آپ کو کلمہ پڑھنا ہی چھوڑ دینا مناسب ہے۔ ہاں کون ہے جو کسی کو بُرا نہیں کہتا۔ ہر دین والا، ہر مذہب والا ہر عزم والا، ہر عقیدے والا اپنے نظریے کی روشنی میں اپنے سوا کو باطل سمجھتا ہے کیا دوسرے کو یہ حق ہے کہ وہ آپ کو باطل سمجھے؟ اور آپ کو حق نہیں کہ آپ

اس کو باطل سمجھیں۔ کیا دوسرے کو یہ حق ہے کہ آپ کے کردار پر تنقید کرے ؟ دوسرے کو تو یہ حق ہے کہ آپ پر فتویٰ لگائے۔ یہاں تک کہ جب آپ اس کو باطل کہتے ہیں اس پر وہ چڑتا ہے، اس پر وہ اعتراض کرتا ہے حالانکہ ہے وہ باطل یہ بھی تو ایک اعتراض ہے، یہ بھی تو ایک انکار ہے یعنی آپ کے اس کہنے کو وہ قبول نہیں کر رہا ہے۔ جناب جب کسی کو برا کہنا آپ پسند نہیں کرتے تو ہم آپ کو باطل کہتے ہیں تو ہمارے اس باطل کہنے کو منظور کر لو۔ تو ہمارے اس باطل کہنے کو باطل مت کہو تو ہم یہ سمجھ لیں گے کہ تم بڑے صلح کلی ہو، اتحاد پسند ہو۔

دوست! اگر تو مسلمان ہے تو تجھے برے کو برا کہنا ہی پڑے گا۔ گستاخ رسول و صحابہ کو اپنا دشمن سمجھ کر تنقید کرنا ہی پڑے گی۔ آپ کا تو کہنا ہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ ہمارے دل میں بھی کسی کے کام پر تنقید کا شائبہ تک نہیں آتا اور اس کفر پہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے تو تجھے اپنی زبان سے اصنام کو برا کہنا ہی پڑے گا۔ تب تک اسلام کی روشنی میں تو بالکل مسلمان نہیں شیطان پر تنقید کرنا ہی پڑے گی۔ گستاخوں کو برا کہنا ہی پڑے گا۔ اس کے جواب میں اگر کوئی ایسا کہے کہ نہیں نہیں بھئی ہمیں ایک ایسا اسلام چاہیئے جس میں کسی کو برا نہ کہا گیا ہو یعنی صلح کلی ہی ہو۔ ایسا اسلام ہو جس میں کسی انسان کو رنج نہ ہو۔ ایسا اسلام بہت مشکل ہے کون سی بات ہم کہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ، طاہرہ، مقدسہ بھی بیان ہوتی چلی جائے، آپ کے اوصاف بھی بیان ہوتے چلے جائیں اور کسی کو تکلیف بھی نہ ہو، ایسا طریقہ تبلیغ بہت مشکل ہے جس میں مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب کا ذکر کیا جائے اور اشرف علی تھانوی کو دکھ نہ ہو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاتم النبیین ہونا بیان کیا جائے اور قاسم نانوتوی اور مرزا قادیان والے کو تکلیف نہ ہو۔ حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت

کا ذکر کیا جائے اور اسماعیل دہلی والے کو رنج نہ ہو۔ کالی کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف بیان کیے جائیں تو شیطان کو جلن نہ ہو۔ معلوم ہوا کہ ایسا طریقہ تبلیغ بعد میں متعین کرنا پہلے کلمہ پڑھنا ہی مشکل ہو جائے گا اس لیے کلمہ کے اندر ہی پہلے انکار رکھا گیا ہے پھر اثبات کیا گیا ہے۔

لیکن جناب طاہر القادری آپ کا یہ طریقہ تبلیغ سراسر کفر کے مترادف ہے کیونکہ جو کلمہ طیبہ کے برعکس ہے وہ سب کچھ ہے اسلام نہیں ہے۔ جناب نام نہاد مفکرِ اسلام صاحب ذرا غور کرو کہ وہ سب کچھ کریں ان کو کرنے دیں اور ہم کچھ نہ کہیں۔ وہ گستاخیٔ مصطفیٰ میں کتابیں لکھتے جائیں ہم ان کے رد میں قلموں کو حرکت نہ دیں۔ وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت کرتے جائیں ہم خاموش رہیں۔ وہ دین اسلام کے اندر برے عقیدے رائج کرتے جائیں اور ہم ان کی سرکوبی نہ کریں ؟ کیا آپ کا یہی مطلب ہے کہ اقدام کرنے والا کرتا جائے، ہم مدافعت نہ کریں ؟ ذرا غور تو کرو واللہ یہ کیسا انصاف ہوگا، کیا اس کو انصاف کہا جائے گا۔ بہر حال یہ غلط ہے۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو اور ایسی تبلیغ کو منظور کیا ہے نہ منظور کریں گے، اگر ساری دنیا کی دولت لا کر آپ کے قدموں پر رکھ دی جاتی یا ایک ہاتھ پہ چاند اور دوسرے ہاتھ پر سورج رکھ دیا جاتا تو آپ ایسی تبلیغ کو پھر بھی قبول نہ فرماتے۔ ہاں تو خدا کے دشمنوں سے کوئی مسلمان میل مراسم نہیں رکھ سکتا۔

اگر آپ بھی خدا تعالیٰ کو ماننا چاہتے ہو اور تمہارا دعویٰ بھی یہی ہے کہ میں رسولِ خدا کے مشن کو جاری کر رہا ہوں تو ایسا کرو کہ ایک ہی حل ہے، وہ یہ کہ لاکھوں کروڑوں معبودان باطلہ ہیں سب کا انکار کرنا ہوگا۔ اب آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اگر ماننا چاہتے ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سارے

دشمنوں سے پرہیز کرنا ہوگا۔ اسلام میں ایسا نہیں ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے متبعین کے بھی بنے رہیں اور ابوجہل، عتبہ، عقبہ کے بھی بنے رہیں۔ کیا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسی تبلیغ کی ہے کہ آپ ولید بن مغیرہ کے بھی تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی تھے ہرگز نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگی کا کوئی ایک واقعہ، تابعین وتبع تابعین کی زندگی کا کوئی ایک واقعہ۔ امام اہلسنت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی کا کوئی ایک لمحہ۔ ہاں اگر نہیں تو یہی خالص اسلام ہے۔ ڈالڈا اسلام ہمیں پسند نہیں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والے بھی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں سے بھی آپ کا کوئی رابطہ ہو اور اگر خیر القرون کے اندر ایسی کوئی مثال نہیں ملتی تو ہمارے لیے بلکہ تمام مسلمانوں کے لیے اتباع کے لائق وہ عہد ہے جو آج سے ۱۴سو سال پہلے تھا۔ اس تام نہاد مفکرِ اسلام کے قانون کو نیست ونابود کیا جائے گا انشاء اللہ

آئین جوانمردی حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

کیا علماء اہلسنت کافروں، منافقوں کو گالی دیتے ہیں؟

جیسے کہ جناب طاہر القادری نے اپنی کتاب "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن" کے ص ۶۹ پر قرآن پاک کی منسوخ آیت کو حوالہ بنا کر یہ ثابت کرنا چاہا کہ دیکھو قرآن مجید میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ کافروں کے بتوں کو بھی گالی نہ دیں۔ حالانکہ اگر اس کو علم ہوتا کہ یہ شروع اسلام کا حکم تھا۔ بعد میں بتوں کو گالی تو کجا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود توڑا اور توڑنے کا حکم دیا۔ کافروں کے ساتھ نرمی تو کیا ان کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاد کو واجب

قرار دیا۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ یہ پہلے کا حکم ہے بعد میں منسوخ ہوگیا اب کافروں کے بتوں کو گالیاں بھی دو اور تلوار بھی چلاؤ (ان نسخ والمنسوخ ص۳۷)

لیکن یہ کہتا ہے کافر کو کافر بھی مت کہو جس طرح اہلِ حق علماء پہ الزام لگاتے ہوئے کہا گیا ہے کہ علماء گالیاں دیتے ہیں۔ غور فرمائیں کیا واقعی گالیاں دیتے ہیں کبھی کافر کو کافر، مشرک کو مشرک، منافق کو منافق اور گستاخِ رسول کو گستاخِ رسول، رجیم کو رجیم، خناس کو خناس کہہ دیا تو گالیاں ہیں۔ میں کہتا ہوں اگر یہ سب گالیاں ہیں تو یہ تمام کی تمام قرآن مجید میں ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ بھی (نعوذ باللہ) گالیاں دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منافقوں کے حق میں فرمایا کلاب اھل النار منافق جہنم کے کتے ہیں۔ پھر ایک سوال اور اس کی کتاب سے پیدا ہوا کہ کافر کو کافر مت کہو۔ پوچھا گیا بھئی کیوں کافر کو کافر نہ کہیں؟ جواب ملا ہو سکتا ہے مسلمان ہو جائے۔ تو پھر میں کہتا ہوں کہ مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہنا چاہیئے ہو سکتا ہے کہ مرنے سے پہلے نعوذ باللہ مرتد ہو جائے۔ یہ کہنا بڑا افتراء ہے محبوبِ خدا کی شریعتِ مطہرہ پر کیا یہی اسلام ہے؟ اگر یہی پیغام تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تو خود کیوں فرمایا قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ - إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ - إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ - اس کے علاوہ خناس فرمایا، رجیم فرمایا، شیطان خبیث اور حرام زادہ فرمایا۔ معلوم ہوگیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکروں، گستاخوں اور شریعت مطہرہ کے جھٹلانے والوں کو ان مذکورہ بالا الفاظ سے پکارا جائے تو گالیاں نہیں ہوں گی بلکہ عین اتباع قرآن وسنت ہوگا۔

ایسا سوال کرنے والوں کو ابھی تک گالیوں کا پتہ ہی نہیں چلا کہ گالی کس کو کہتے ہیں۔ کافر کو کافر، گستاخ رسول کو گستاخ رسول، شرابی کو شرابی، چور کو چور، بدکار کو بدکار کہنا گالیاں نہیں۔ جو صفت جس میں موجود ہو اس

صفت سے اس کو یاد کرنا گالی نہیں۔ ہاں کسی مسلمان کو کافر کہیں تو ضرور گالی ہو گی۔ اور اگر مسلمانوں کی اہلِ حق جماعت کو منافقوں، گستاخوں کی جماعتوں کے ساتھ ملا کر کہنا کہ مجھے ان تمام سے وحشت ہوتی ہے۔ جس طرح جناب طاہر القادری نے مذکورہ کتاب کے ص۱۱۱ پر غلط بیانی کی ہے۔ لکھتا ہے کہ:

بریلویت، دیوبندیت، اہلحدیث، شیعت ایسے تمام عنوانات سے وحشت ہونے لگتی ہے۔

ہاں یہ ضرور گالی ہے کہ اہلِ حق کو گمراہ اور باطل فرقوں کے ساتھ لگا کر ایک ہی حکم لگایا ہے۔ اسی لیے تو ہم کہتے ہیں کہ جو صفت جس میں پائی جاتی ہے وہ گالی نہیں۔ اس لیے جیسے جناب میں صفت دورنگی والی پائی جاتی ہے تو اس کو دورنگی کے نام سے اگر یاد کر لیا جائے تو ناراض نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ موصوف میں صفت موجود ہے۔

کافر جب گستاخ ہو جائے

دوستو! کفر بڑی بُری چیز ہے مگر جب کفر، کفر کی حد تک رہے، دشمنی تک رہے امید ہے ایمان کی توفیق مل جائے مگر جب کوئی محبوبِ خدا اور اس کے محبوبوں کی گستاخی کر دیتا ہے تو اس کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی۔

از خدا خواہیم توفیق ادب

بے ادب محروم ماند از فضلِ رب

صاحبو! دیکھو فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک وقت میں دشمن ضرور تھے گستاخ نہ تھے۔ خالد بن ولید دشمن ضرور تھے گستاخ نہ تھے۔ ابوسفیان کافر ضرور تھے مگر گستاخ نہ تھے، ایمان کی توفیق مل گئی۔ اس کے برعکس ابوجہل کافر و گستاخ تھا۔ عتبہ و شیبہ کافر و گستاخ تھے، ابولہب کافر و گستاخ تھا، ولید بن مغیرہ

وغیرہم کافر و گستاخ تھے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ایمان کی توفیق نہ دی اور ایمان نہ لا سکے۔ غور کریں عکرمہ جو ابوجہل کا بیٹا گستاخ نہ تھا، ایمان مل گیا، باپ گستاخ تھا ایمان سے محروم چلا گیا یعنی گستاخ کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی۔ اسی طرح محمد بن عبدالوہاب نجدی، مولوی اسماعیل دہلوی، قاسم نانوتوی، اشرف علی و رشید گنگوہی گستاخ تھے ان تمام کو مرتے دم تک توبہ کی توفیق نہ ہوئی باوجود بار بار اس کے کہ ان کو گستاخانہ عبارات سے مطلع بھی کیا گیا مگر پھر بھی رجوع کرنے کی توفیق نہ ہوئی۔ کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ گستاخ کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی۔ اس لیے آج اگر کوئی شخص ان کے کفر میں شک کرے تو مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهِمْ وَعَذَابِهِمْ فَقَدْ كَفَرَ کا مصداق ہوگا (کسے باشد)

الفرق بین الکفرِ اللزوم والالتزام:- عزیز قارئین کرام یہ معنی اچھی طرح سمجھ لیں کہ لزوم اور التزام کفر کے درمیان فرق کیا ہے۔ لزوم کفر کے معنی تو ہیں کفر کا لازم ہونا اور التزام کفر کے معنی ہیں کفر کو اپنے اوپر لازم کرنا۔ بعض اوقات ایک کلام مستلزم کفر ہوتا ہے مگر بولنے والے کو اس کا علم نہیں ہوتا مگر جب اسے بتا دیا جائے کہ تیرے اس کلام کو کفر لازم ہے (یعنی تیرا کلام کفریہ ہے) اور وہ اس کے باوجود بھی اس پر اڑا رہے اور اپنے اس کلام سے باخبر ہو کر بھی رجوع نہ کرے تو التزام کفر ہوگا (یعنی کفر کو اس نے اپنے اوپر خود لازم کیا) مثال کے طور پر وہابیوں، دیوبندیوں، شیعوں، مرزائیوں کی تمام کفریہ عبارات کو سامنے رکھ لیجئے جس میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخیاں کی ہیں۔

عزیزانِ گرامی! ان کے بارے میں تمام اربابِ علم کو معلوم ہے کہ باوجود بار بار مطلع کرنے کے انہوں نے اپنی کفریہ عبارات سے رجوع نہیں کیا تو ان

پرعرب وعجم کے علماء نے فتویٰ کفر لگایا۔ آج ان کے پیروکار بھی اپنے اوپر التزام کفر کر رہے ہیں۔ اسی طرح جناب طاہرالقادری نے لکھا کہ تمام فرقوں کے درمیان اصولی اختلافات نہیں بلکہ فروعی اختلافات ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری جگہ لکھا۔ اللہ ورسول نے کسی خاص فرقے کے نام پر جنت کا پروانہ جاری نہیں کیا ہے یا جیسے گمراہوں کی صفائی اور دلجوئی کے متعلق طاہرالقادری کی تمام عبارتیں آپ نے ملاحظہ فرمائیں تو یہ بھی التزام کفر سے بری نہیں ہوگا جب تک جملہ عبارات سے رجوع نہ کرے تو التزام کفر ہوگا۔ جیسے تمام فرقے اپنے لحاظ سے گستاخیاں کرکے گمراہ ہوئے اور کسی نے خود آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں گستاخیاں کیں اور ان کو باخبر کیا گیا مگر پھر بھی رجوع نہ کیا تو وہ التزام کفر کے مصداق ہوئے اور کسی نے اپنے گمراہ کن نام نہاد علماء کی کفریہ عبارات کی صفائیاں پیش کیں جو کہ صریح کفر تھے تو وہ بھی اسی کی طرح التزام کفر کی حد تک پہنچ گئے۔

آخر میں ہم انتہائی درد کے ساتھ طاہرالقادری سے گزارش کرتے ہیں کہ ایمان ایک قیمتی دولت ہے۔ اس دولت کو ان گستاخانِ رسول وصحابہ پر لٹا کر ضائع نہ کریں جن کے اعمال تو کجا ایمان بھی ثابت نہیں ہے اور جاہل مولویوں کو چھوڑ کر صرف اس پر قناعت کرلو جس کی محبت ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ جو حوض کوثر کا مالک، لواء حمد کا حامل اور تمام انبیاء کا خاتم ہے، اسے چھوڑ کر کذابوں، مفتریوں اور کفر رسیدہ آدمیوں کی دلجوئی اور مسلمانوں کو ان سے صلح کلیت کا سبق دینا ہرگز نجات کا راستہ نہیں ہے۔ پس اگر تم واقع میں حق کی تلاش رکھتے ہو تو آؤ اور گمراہ فرقوں کو چھوڑ کر فقط اہلسنت کی طرف لوٹ آؤ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

کیا طاہرالقادری مفسرِ قرآن ہے؟ ہرگز نہیں

عزیز مسلمان بھائیو! غور فرمائیں اگر موصوف مفسرِ قرآن ہوتا تو اپنی صلح کلیت والی باطل مارکیٹ گرم کرنے کے لیے گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور کفار کی خیرخواہی کے لیے منسوخ آیات قرآنیہ پیش نہ کرتا۔ ہاں اگر اس میں مسلمانوں کی خیرخواہی ہوتی جس کے لیے منسوخ آیات قرآنیہ کسی حد تک پیش کی جاسکتی تھیں۔ لیکن آپ غور فرمائیں کہ وہ کون ہیں جن کیلئے ایسی آیات پیش کرکے محض کفر و اسلام کا اتحاد چاہتا ہے جوکہ ناممکن ہے۔ غور فرمائیں "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے" کتاب کے ص ۶۹ پر نقل کرتا ہے، قرآن مجید میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ کافروں کے بتوں کو بھی گالی نہ دیں ردِ عمل کے طور پر وہ بھی خدا اور رسول کی شان میں نازیبا کلمات کہیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۝ اسی آیت کریمہ کے تحت راس المفسرین صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر خزائن العرفان فی تفسیر القرآن میں ابنِ انباری رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ ابن انباری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مذکورہ بالا آیت کا حکم اوّل زمانہ میں تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو قوت عطا فرمائی، منسوخ ہوگیا۔ جس میں مذکورہ بالا طاہرالقادری کی پیش کردہ آیت بھی شامل ہے۔ آیت سیف یہ ہے ۔

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ الخ

ترجمہ: پھر جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو مشرکین کو قتل کرو جہاں پاؤ اور ان کو پکڑو اور قید کرو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو۔

جس میں طاہر القادری کی نقل کردہ آیت بھی شامل ہے، علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کے (فَاِذَا انسلخ) آخری حصہ یعنی فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ نے اس آیت کے اوّل حصہ فَاِذَا انْسَلَخَ کو بھی منسوخ کر دیا ہے۔ باقی اب کیا حکم رہ گیا۔

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ

ترجمہ: مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو۔

عزیز قارئین کرام غور فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس ارشاد گرامی سے کہ:

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۔ (القرآن پارہ ۱۰۵)

ترجمہ: پس مشرکین کو مار دو جہاں پاؤ اور انہیں پکڑو اور قید کرو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو۔ (القرآن پارہ ۱۰۵)

اب مسئلہ مذکورہ کی تفصیل قرآن پاک سے معلوم ہو گئی مگر افسوس صد افسوس ایسے مفسر قرآن پر کہ قانونِ خدا کے ہوتے ہوئے بھی شرم وحیا کا جامہ اتار رکھا ہے اور اِذا لم تستحی فافعل ما شئت پر عمل ہے۔ امر حق تعالیٰ تو یہ ہے کہ مشرکوں کافروں کو مار دو جہاں پاؤ اور جناب جی کا کہنا ہے کہ نہیں نہیں صلح کلی کی ضرورت ہے۔ حضرات آپ جانتے ہیں کہ کسی عالم کا عالی مراتب ہونا مراتب علوم پر موقوف ہے اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں، بچارہ مجبور ہے، علوم دینیہ سے بالکل کورا ہے۔ ایسا آدمی اضلال خلق کے لیے نیا طریقہ ہی نکالے گا۔ خیال رہے کہ یہ شخص قابلِ اعتماد اور ذی علم نہیں ہے۔

غور فرمائیں کہ مذکورہ بالا آیتِ سیف ہے اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

نے الاتقان فی علوم القرآن جلد ۲ ص ۲۴ پر ناسخ ومنسوخ کی بحث میں ابن العربی کا قول نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"قرآن پاک میں جتنے مقامات پر کفار سے درگذر کرنے اور اُن کی طرف سے روگردانی کرنے اور پُشت پھیر لینے اور ان سے ہاتھ روک رکھنے کی ہدایت ہوئی ہے وہ سب احکام آیت سیف کے نزول سے منسوخ ہو گئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس آیت نے ایک سو چوبیس آیات کو منسوخ کیا ہے جن آیات میں مشرکوں، کافروں کے اوپر نرمی کرنا یا صلح کرنا یا اپنے معاملات ان سے رکھنا اور ان کی باتوں سے درگذر وغیرہ کرنا شامل ہے۔

لیکن اس نئے مفسر قرآن کو قرآنِ پاک کے ناسخ ومنسوخ کا بھی علم تو ہو۔ علم سے تو ہے بچارا کورا، اس لیے کئی مقامات پر اپنی کتب میں منسوخ آیات نقل کر کے اپنی باطل مارکیٹ گرم کرنے کے لیے کوشش کرنا چاہتا ہے اور یہ کھلم کھلا کفار ومشرکین کی خیر خواہی ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

اس موضوع پر بے شمار علماء نے مستقل کتابیں لکھی ہیں، منجملہ آں جملہ ابو عبید قاسم بن سلام، ابو داؤد سجستانی، ابو جعفر نحاس، ابن الانباری مکی اور ابن العربی وغیرہ بھی ہیں۔ ائمہ حضرات کا بھی قول ہے کہ جب تک کوئی شخص قرآنِ پاک کے ناسخ اور منسوخ کی پوری پوری معرفت حاصل نہ کرے اُس وقت تک اس کے لیے قرآن کی تفسیر کرنا جائز نہیں ہو سکتا۔ اسی بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول بھی نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ایک بار ایک ایسے شخص سے جو کہ قرآن کریم کے معانی ومطالب بیان کرتا تھا دریافت کیا کہ تجھے

قرآنِ کریم کی ناسخ اور منسوخ آیات کا حال معلوم ہے؟ اس شخص نے کہا نہیں، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا" تو خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی تو نے ہلاک کیا (الاتقان فی علوم القرآن جلد ۲ ص۲۰)

جناب طاہر القادری صاحب! مقام عبرت ہے "یاد رہے کہ خود بھی ہلاک ہو رہے ہیں اور دوسروں کو بھی ہلاک کر رہے ہیں، اس سے دو ہی باتیں سمجھ میں آتی ہیں کہ منسوخ آیات پیش کرنا اگر کافروں و منافقین اور گستاخانِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ صلح کلی اور اتحاد کے لیے تو بھی کفر ہے اور ناسخ و منسوخ کا علم نہیں تو بھی ہلاک۔

معلوم ہوا کہ جس کو قرآن کریم کے ناسخ و منسوخ کا علم نہ ہو تو وہ شخص کبھی بھی قرآن کریم کی تفسیر نہ کرے۔ کوئی شخص کہ جس کو ناسخ و منسوخ کا علم نہیں ہے اگر قرآن حمید کی تفسیر کرے گا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کے مطابق وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی ہلاک کر رہا ہے۔

قارئین کرام اس طرح ہم جناب نام نہاد مفسرِ قرآن کی کتب سے بے شمار منسوخ آیات قرآنیہ پیش کر سکتے ہیں مثلاً : لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ اِلٰی آخرہ کے متعلق علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیر جلالین شریف میں اس آیت کے تحت فرماتے ہیں (نھا منسوخۃ بآیات القتال (ص۲۰)

اس لیے ہم جناب طاہر القادری کو مشورہ دیتے ہیں کہ یہ آپ کا خیال باطل اور طمع خام ہے۔ مسلمان (اہلسنت) کبھی بھی تیری نئی شریعت کی اتباع نہیں کریں گے۔ پس مشورہ یہ ہے کہ اگر آپ کو قرآن کریم کے ناسخ و منسوخ کا علم نہیں ہے تو خدارا ہم آپ کو یہ نہیں کہتے کہ تو اپنے آپ کو مفسر نہ کہلا۔ ہاں نام کا مفسر بھی کہلاتا رہ، لیکن جب تک ناسخ و منسوخ یا جو بھی مفسر بننے کے لیے ضروری علوم ہیں ان کا

علم کسی عالم دین سے سیکھ نہ لے قرآن کی تفسیر کرنا چھوڑ دے کیونکہ جو شخص بغیر علم قرآن کے ناسخ و منسوخ کے تفسیر کرتا ہے اس کی سزا کے بارے میں ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کر دیا۔

جناب بڑے افسوس کی بات ہے کہ ادھر تو امر باری تعالیٰ ہے کہ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ مشرکوں کو قتل کرو اور ادھر جناب کا قول ہے کہ وقت کا اہم تقاضہ اتحاد پہ مبنی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے ان ہی گمراہ فرقوں کے بارے میں

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ — اور ان سے لڑو حتیٰ کہ کوئی فسادی باقی
وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ — نہ رہے اور سارا دین اللہ تعالیٰ کا ہی ہو جائے (الانفال)

کیا یہ حکم باری تعالیٰ آپ پر مخفی ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ نے تو جہاد کو واجب قرار دیا یہاں تک کہ فتنہ و فساد ختم ہو جائے اور آپ صلح کلی کا حکم کرتے ہیں۔ کیا آپ کا قانون مانیں یا اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم۔ خبردار! تیرا قانون باطل ہے اور ہرگز قابلِ قبول نہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف چلایا جا رہا ہے۔ قارئین کرام یاد رکھو کہ ایسے انسان کو اپنے اعمال کی سزا اور جزا پانے کے لیے احکم الحاکمین کی عدالت میں کھڑا ہونا پڑے گا۔ آج وقت ہے صانع عالم کے حکم کا اقرار کرتے ہوئے کافروں و گستاخوں کے ساتھ صلح کا لفظ چھوڑ دیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا — اے ایمان والو اپنے باپ اور بھائیوں کو دوست
اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا — نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں
الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ — جو کوئی ان سے دوستی کرے گا وہی ظالم ہے۔
مِّنْكُمْ فَاُولٰۤئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ — (القرآن) پارہ ۱۰ رکوع ۹

معلوم ہوا کہ اگر باپ، بھائی یا رشتہ دار کفر کریں تو باپ کو باپ، بھائی کو بھائی نہ سمجھو۔ اگر نص قطعی کا علم آجانے کے بعد بھی تم ایسا کرو گے تو تم ظالم ہو جاؤ گے۔

معلوم ہوا کہ جو اسلام کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور جناب طاہر القادری صاحب انکے ساتھ دوستی رکھتے ہیں اور دوستی کرنے کا حکم دیتے ہیں اور دعوتیں دے کر اپنے دوستوں کو اپنے پاس بلاتے ہیں اور دوسروں کو بلانے کا حکم دیتے ہیں اور ان کے پاس دوستانہ طور پر جاتے ہیں۔ قرآن پاک نے ایسے آدمی کو ظالم قرار دیا ہے۔ تو جب انسان ظالم ہو جائے تو خواہ ظلموں کی انتہا کر دے پھر ظالم کو اپنا ظلم، ظلم معلوم نہیں ہوتا۔ ہاں تو یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دشمنی نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے کہ اس کے صریح دشمنوں کو دوست بنا رہا ہے اور دوستی کا حکم دے رہا ہے۔

اے ایمان والو بیشک تمہارا عزوجل فرماتا ہے

وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ (النساء آیت)	وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے کہ تم سب ایک سے ہو جاؤ تو ان میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ جب تک اللہ کی راہ میں گھر بار نہ چھوڑیں پھر اگر وہ منہ پھیریں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں کسی کو نہ دوست ٹھہراؤ نہ مددگار۔ پارہ ۵ رکوع ۹

شانِ نزول اس آیت میں کفار و مشرکین و منافقین و گستاخانِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ موالات ممنوع کی گئی خواہ وہ ایمان کا اظہار ہی کرتے ہوں اور ان کی تحقیق نہ ہولے اور اگر تمہاری دوستی کا دعویٰ بھی کریں اور مدد کے لیے تیار ہوں تو پھر بھی ان کی مدد نہ قبول کرو۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگِ احزاب کے دن سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ساتھ پانچ سو یہودی ہیں جو میرے

حلیف ہیں، میری رائے ہے کہ میں دشمن کے مقابلے کیلئے ان سے مدد حاصل کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۝ پارہ ۳	مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا مگر یہ کہ تم اُن سے کچھ ڈرو اور اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے۔ رکوع ۱۰

اس آیت کریمہ کے مضمون سے معلوم ہوا کہ کافروں کو دوست اور مددگار بنانے کی ممانعت اور کفار سے دوستی اور محبت ممنوع و حرام ثابت ہوئی۔ انہیں راز دار بنانا، ان سے موالات کرنا ناجائز ہے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا بقول اللہ عزوجل اس کے غضب کا مستحق ہوگا۔ کیونکہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو ابھی مدد لینے اور دوستی کرنے کے لیے اپنی رائے پیش کی تھی کہ اللہ تبارک تعالیٰ عزوجل نے منع فرما دیا۔ اور جو جناب نام نہاد مفسرِ قرآن ان سے موالات رکھتا ہے، ان کو مددگار سمجھتا ہے اور دوسرے مسلمانوں کو ان کے ساتھ صلح کلی کا سبق دیتا ہے، ارباب فہم پر ظاہر ہوگا کہ طاہر القادری کی یہ دعوت قرآن و حدیث کے کتنی مخالف ہے۔ پس جو قرآن و حدیث کے مخالف ہوگا خواہ اس کی شہرت شرق و غرب میں پھیل جائے وہ کالعدم کے مترادف ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر علماء اللہ تعالیٰ کے اولیاء نہیں ہیں تو پھر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا ولی نہیں ہے کیونکہ وہ گمراہوں، جاہلوں کو اپنا دوست نہیں بناتا۔ معلوم ہوا ہے کہ جو گمراہوں، جاہلوں کو اپنا دوست بنائے وہ عالم نہیں اور جو عالم نہیں وہ ولی نہیں اس کے علاوہ اور سب

کچھ ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

لِيَمِيزَ اللّٰهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ أُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝

اس لیے کہ اللہ گندے کو ستھرے سے جدا فرما دے اور نجاستوں کو تلے اوپر رکھ کر سب ایک ڈھیر بنا کر جہنم میں ڈال دے وہی نقصان پانے والے ہیں (پ ۹ آیت ۳۶)

معلوم ہوا کفار و مشرکین، گستاخانِ رسول نجس ہیں جس طرح قرآن پاک میں إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فرمایا! اور ایمان والے پاک، تو اللہ تعالیٰ عزوجل بھی چاہتا ہے کہ پلید، پاک سے الگ رہیں کیونکہ پلیدوں کو ڈھیر کر کے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور جو پاک ہو کر خود پلیدوں کی محفل میں رہے گا وہ بھی انہیں جیسا پلید ہو جائے گا اور ساتھ ہی جہنم میں جلے گا۔

نصوصِ قطعیہ جن سے صاف صاف پتہ چلتا ہے کہ کافروں، منافقوں اور مرتدوں کو قتل کرو جہاں پاؤ اور ان سے دوستی نہ رکھو خواہ باپ ہو یا بھائی لیکن جناب طاہر القادری نے سراسر قرآن مجید کو چیلنج دیا۔ غور فرمائیں کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے" کے صا۹ پر تحریر کرتے ہیں کہ :

ایسے دینی اداروں کے قیام و انصرام سے متعلق ہے جہاں مسلکانہ تنگ نظری سے ماورا ہو کر ہر مسلک و مکتبِ فکر کا طالب علم ایک آزاد ماحول میں درس و تدریس کے مواقع سے استفادہ کر سکے۔

یعنی کہ میں خود گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور گستاخانِ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو خوراک دے کر موٹا کر کے مسلمانوں کے ساتھ جنگ کے لیے تیار کروں گا اگر اربابِ فہم اس عبارت پر غور کریں تو مسئلہ حل ہی ہو جائے کہ اس علوم دینیہ سے کورے اور جاہل انسان کا کیا عقیدہ ہے۔ مسلمانو! عقل سے کام لو اور ایسے جاہل سے بچو۔

علامہ مفتی تقدس علی خان رحمۃ اللہ علیہ
کا خط
پروفیسر محمد طاہر القادری کے نام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ۝

جناب پروفیسر طاہر القادری صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کی چند عبارتیں متکلم فیہ ہیں، مثلاً

(۱) بحمداللہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتیبِ فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات و تفصیلات کی حد تک ہیں جن کی نوعیت تعبیری و تشریحی ہے۔ اس لیے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر محض فروعات و جزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید و تفسیق کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔ (کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے صـ۶۵)

(۲) خالق کون و مکان نے جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ دین کے معاملے میں کسی پر اپنی مرضی مسلط کریں" الخ (کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے صـ۸۶)

(۳) میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقع ملے ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں" رسالہ دید شنید لاہور ۴ تا ۱۱ اپریل ۱۹۸۶ء (بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

(۴) میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں۔ میں کسی فرقہ کا نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی امت کا نمائندہ ہوں ۔ (رسالہ دید شنید لاہور ۴ تا ۱۹ اپریل ۱۹۸۶ء بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

(۵) نماز میں ہاتھ چھوڑنا یا باندھنا اسلام کے واجبات میں سے نہیں ہے۔ اہم چیز قیام ہے۔ میں قیام میں اقتداء کر رہا ہوں (امام چاہے کوئی بھی ہو) جب امام قیام کرے، سجود کرے، قعود کرے، سلام کرے، مقتدی بھی وہی کچھ کرے۔ یہاں یہ ضروری نہیں کہ امام نے ہاتھ چھوڑ رکھے ہیں اور مقتدی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہے یا ہاتھ چھوڑ کر"۔ (نوائے وقت میگزین ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء ملحضاً بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

(۶) میں حنفیت یا مسلک اہلسنت وجماعت کی بالاتری کے لیے کام نہیں کر رہا ہوں۔ (نوائے وقت میگزین ص ۲ ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ذوالقعدہ ۱۴۰۶ھ)

عزیز قارئین کرام: یہ تمام عبارات پیش کرنے کے بعد اس خط میں نواسہ اعلیحضرت نے فرمایا:

نواسۂ اعلیحضرت نے جناب کی خدمت میں کہا کہ گذارش یہ ہے کہ دیوبندیوں وہابیوں سے اہلسنت وجماعت کا اختلاف گستاخیٔ رسول کی وجہ سے ہے جس کی تکفیر علماء حرمین شریفین نے بھی کی ہے اور جس کی تمام تفصیلات حسام الحرمین شریف میں بھی موجود ہیں۔ اب اس کی روشنی میں گستاخِ رسول کی تکفیر میں کوئی شک ہے؟ یعنی آپ مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ کے قائل ہیں کہ نہیں۔ اگر آپ کے اقوال اس حکم میں آتے ہیں تو علی الاعلان اپنے رسالہ منہاج القرآن اور جن اخبارات و رسائل میں آپ نے اپنے انٹرویو دیئے ہیں ان میں بھی اپنا توبہ نامہ شائع کرائیے تاکہ عوام اہلسنت کو اطمینان ہو بصورت دیگر کوئی قابلِ قبول تاویل کہ جو حسام الحرمین کی روشنی میں درست ہو شائع کیجئے۔ (مولانا مفتی تقدس علی خان قادری رضوی (شیخ الحدیث جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ ضلع خیرپور۔ سرپرست اعلیٰ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا۔ مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۸۶ء کراچی)

مذکورہ بالا عبارات کے جوابات میں طاہر القادری کی چالاکیاں

چالاکی نمبر ۱ پہلی دو عبارات کے متعلق جواب دیتے وقت طاہر القادری کی غلط بیانی اہم انٹرویو نامی کتابچہ کے صفحہ نمبر ۴۱ پر لکھتا ہے کہ " آپ کے پہلے دونوں سوالات کا تعلق چونکہ ایک ہی کتاب "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے" سے ہے۔ اس ضمن میں یہ بات واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب میری مصنفہ نہیں ہے بلکہ میرے خطبات کا مرتب شدہ مجموعہ ہے۔ اللہ اکبر! جیسے پنجابی میں کہتے ہیں " مری نہیں آکڑی اے " یعنی مری نہیں اکڑ گئی ہے۔

آگے کہتا ہے کہ جس کی ترتیب و تدوین جاوید القادری صاحب اور ضیاء اللہ نیر صاحب نے کی ہے۔ اس امر کی تصریح آپ اس کتاب کے کسی بھی نسخے کے شروع میں موجود پرنٹ لائن میں دیکھ سکتے ہیں۔ یہ بات بڑی بدیہی ہے کہ ہاتھ سے لکھی ہوئی تصنیف اور کسی دوسرے صاحب کا مرتب کردہ مجموعہ خطبات میں بعض الفاظ یا عبارات کا چناؤ اور استعمال مختلف ہو سکتا ہے۔ آپ حضرات غور فرمائیں کہ اس عبارت میں کتنی بڑی چالاکی ہے کہ یہ کتاب میری مصنفہ نہیں بلکہ خطبات کا مرتب شدہ مجموعہ ہے۔

اس کی پہلی عبارت سے تو صاف معلوم ہو گیا کہ یہ اس کی تصنیف شدہ نہیں۔ اب لکھنے کے بعد سوچا کہ جن کا نام میں نے لے دیا ہے اور سارا ذمہ انہیں پر ڈال دیا ہے یعنی ترتیب و تدوین جاوید القادری صاحب اور ضیاء اللہ نیر صاحب نے کی ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ کھان پین نوں باندری تے ڈنڈے کھان نوں ریچھ۔ کہیں وہ ہی ناراض نہ ہو جائیں۔ آگے چل کر ان کی حوصلہ افزائی کے لیے لکھ دیا ۔ "کتاب مذکورہ ص ۳۲ میں لکھتا ہے:

"باوجود اس کے اس کتاب کے بارے میں، میں یہ عرض کرنے میں کوئی تامل محسوس نہیں کرتا کہ اس میں ایسی کوئی عبارت موجود نہیں ہے جو شرعاً قابلِ گرفت ہو۔ اس میں معاذاللہ اہانت رسول اللہ کا پہلو نکلتا ہو تاہم آپ کے حسب ایما آپ کے سوالات کا بالترتیب جواب حاضرِ خدمت ہے۔"

غور کرنے کی بات ہے کہ اب اس عبارت میں اس نے فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے الکتاب نامی اپنی تصنیف ہونے کا اقرار کر لیا ہے۔ اسی لیے تو لکھ دیا کہ اس میں کوئی ایسی عبارت موجود نہیں ہے جو شرعاً قابلِ گرفت ہو۔ گویا اقرار تو پہلے بھی تھا جیسا کہ اس کی جملہ کتب کے ٹائیٹل پر اور جہاں کہیں کتب کے اندر کتابوں کے نام کی فہرست دی جاتی ہے یعنی پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی چند معرکۃ الآرا تصنیفات آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ان میں کتاب "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے" کا نام بھی آتا ہے۔ اسی لیے تو ہم کہتے ہیں کہ مشہوری کرانے کے لیے تو ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور جب کوئی گرفت ہو جائے تو ٹال مٹول سے کہہ دینا کہ ترتیب و تدوین فلاں نے کی ہے، انٹرویو والوں نے فلاں کر دیا، اخبار والوں نے توڑ مروڑ کر لکھا، دید شنید نے یہ غلطی کی تو جب جناب معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ میری غلطیاں نہیں فلاں فلاں کی غلطیاں ہیں تو اس کا ردِعمل بھی تو ہونا چاہیے"۔ پس یہاں آ کر پروفیسر کی خاموشی "جواب جاہلاں باشد خموشی"

آگے چل کر منظوم کرنے کا رنگ دیکھو، لکھتا ہے کہ

اس میں کوئی ایسی عبارت موجود نہیں ہے جو شرعاً قابلِ گرفت ہو۔ اس میں (معاذاللہ) اہانتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پہلو نکلتا ہو"۔ اسکی پروفیسری کو تو دیکھو کہ اس کے نزدیک فقط گرفت اہانت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

پر ہی کی جاتی ہے۔ اور کوئی اس کے علاوہ جو مرضی کرے، جو مرضی لکھے، کوئی قابلِ گرفت نہیں ہے۔ ادھر گستاخِ رسول اور گستاخِ صحابہ ہیں اور ادھر یہ کہنا کہ کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے۔ یہ اوّل درجہ کی بے دینی اور گمراہی ہے اور اسی وجہ سے تو خارج از اسلام ہے۔

عبارت اوّل کا ٹال مٹول

جواب دیتے ہوئے اسی کتابچے (راہم انٹرویو) کے صہ۴۲ پر لکھتا ہے کہ "نمبر ۱؎ آپ کا پہلا سوال کتاب کے صفحہ نمبر ۵۶ کی عبارت سے متعلق ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ بحمداللہ تعالیٰ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتبِ فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلافات ہیں ..... مجھے تعجب ہے کہ اس عبارت کو گستاخیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اس کی تکفیر کے مسئلے سے کس طرح متعلق سمجھ لیا گیا ہے، جبکہ کتاب کی عبارت واضح اور بیّن طور پر یہ ہے کہ مسلمانوں کے تمام مسالک ہیں ... الخ مجھے اس عبارت پر اعتراض کرنے والے احباب کی یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ انہوں نے گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کے مسالک میں کس طرح شامل کر لیا ہے"۔

عزیز قارئین کرام! آپ غور فرمائیں کہ اب اس عبارت کا جواب دیتے وقت پروفیسری چالاکی دیکھو کہ لکھتا ہے "مجھے اس عبارت پر اعتراض کرنے والے احباب کی یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ انہوں نے گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مسلمانوں کے مسالک میں کس طرح شامل کر لیا ہے۔

ہاں! جاہلی پروفیسر صاحب اگر بات سمجھ میں نہیں آئی تو تو سمجھ لو۔ کیا تیری عبارت میں تمام مسالک اور مکاتبِ فکر کا لفظ موجود نہیں ہے؟ کیا اسی عبارت میں آگے چل کر تو نے یہ نہیں لکھا کہ تبلیغی امور میں عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر

اور جزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید و تفسیق کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں؟ اگر لکھا ہے تو اس سے کیا مراد ہے کہ گستاخیٔ رسول اور گستاخیٔ صحابہ تیرے نزدیک فروعی اختلافات ہیں۔ پس اسی عبارت سے گستاخِ رسول کا پتہ چلتا ہے جو تجھے معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ کیسے سمجھ لیا گیا، اب پتہ چل گیا ہوگا۔ پس ان الفاظ سے کہ کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے آپ خارج از اسلام ہیں۔ کیا ان مسالک اور مکاتب فکر سے تیری مراد آئمہ اربعہ کا اختلاف ہے جو تو مغالطہ دیتا ہے۔ اگر وہ مراد ہے تو تیرا یہ کہنا تو غلط ہے کہ محض فروعات و جزئیات میں الجھ جانا اور اس کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید و تفسیق کا نشانہ بنانا کسی طرح کی دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔ کیونکہ آج تک آئمہ اربعہ کے اختلافات میں ایک مسلک دوسرے مسلک کے ساتھ اس طرح نہیں الجھتا اور طعن و تشنیع نہیں کرتا کہ ایک مسلک والا دوسرے کو فاسق کہہ رہا ہو اور تو آج دانشمندی اور قرینِ انصاف کے خلاف سمجھ رہا ہے۔ پھر تیری کتاب کا نام جس میں یہ عبارت موجود ہے فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس سے مراد موجودہ فرقے ہیں نہ کہ اختلاف آئمہ اربعہ کیونکہ آئمہ اربعہ کے اختلاف کو تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رحمت فرمایا ہے اور ان فرقوں کے بارے میں جن کے خاتمے کے لیے تُو نے کتاب لکھی اور عنوان بھی وہی لکھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہتر (۷۲) کو جہنمی اور ایک کو جنتی فرمایا اور اسی کے بارے میں جن کو آپ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جہنمی فرمایا کوئی گستاخ رسول ہونے کی وجہ سے جہنمی، کوئی گستاخ صحابہ ہونے کی وجہ سے جہنمی اور کوئی دوسری ضروریات دین کے عدم اقرار کی وجہ سے جہنمی۔ اب

مسئلہ سمجھ میں آیا یا نہیں۔ اب گستاخانِ رسول سے متعلق تیری عبارت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی یہ فروعی اختلاف ہے؟ اور اسی لیے مسلمان گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کی وجہ سے ان کو کافر و مرتد قرار دیتے ہیں؟ جن کے بارے میں جناب پروفیسر صاحب فروعی اختلافات بتاتے ہیں یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی شانِ ارفع و اعلیٰ میں اگر کوئی گستاخی کرے تو پروفیسر کے نزدیک فروعی اختلاف ہے۔ معلوم ہوا کہ ناموس رسالت کو پروفیسر صاحب ضروریاتِ دین میں سے نہیں سمجھتا۔ اسی لیے تو ہم کہتے ہیں کہ دال میں کالا کالا معلوم ہی نہیں ہوتا بلکہ واضح ہوگیا ہے۔ مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ ۝

سوال ۱۰: کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے، کے ص۲ پر تُو نے لکھا ہے کہ فرقہ پروری صریحاً کفر کے مترادف ہے، اور اہم انٹرویو کے ص۴۲ پر آپ نے لکھا ہے کہ میں ایسی فرقہ پرستی پر لعنت بھیجتا ہوں جو کہ امت مسلمہ کی وحدت کو منتشر کرے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اب تو جناب مسئلہ روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ آپ کا تمام مسالک اور مکاتبِ فکر سے مراد وہ اختلافات ہیں جو کہ گستاخِ رسول، گستاخِ صحابہ کی وجہ سے ہو نہ کہ آئمہ اربع کا اختلاف۔ اگر وہ اختلاف ہے تو تیرا لعنت بھیجنا کیسا؟ کیا اللہ تعالیٰ و رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِن پر لعنت بھیجتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ آئمہ اربعہ کا اختلاف مراد نہیں بلکہ موجودہ فرقے مراد ہیں اور ان کے بارے میں اصولی اختلافات لکھنا چاہیئے تھا جو کہ آپ نے فروعی اختلافات لکھے اور جملہ علمائے اہلِ حق خصوصاً اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو بے اعتبار بنا رہا ہے اور اپنی دورنگی دوکان کو گرم کرنے میں

کوشاں ہے۔

ایں خیال است ومحال است جنوں

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝

پروفیسر صاحب کا عدمِ اختیارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبارت سے رجوع

حضرت علامہ مولانا مفتی تقدس علی خان رحمۃ اللہ علیہ کے مطلع کرنے پر جناب طاہر القادری نے اپنی اس عبارت " خالق کون ومکاں نے جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ اختیار نہیں دیا ... الخ کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے صـ۸۶ " سے رجوع کرلیا ہے۔ جب مولانا مفتی تقدس علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جناب طاہر القادری صاحب کو مطلع کیا تو جناب طاہر القادری نے وعدہ کرلیا کہ انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں اس عبارت کو تبدیل کردیا جائے گا۔ اہم انٹرویو صـ۴۳ "

اپنے وعدے کے مطابق انہوں نے مندرجہ بالا عبارت کی بجائے اس صفحہ پر یہ عبارت تحریر کردی ہے :" خالق کون ومکان نے جب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جملہ تشریعی وتکوینی اختیارات کے باوجود اس کا مکلف اور ذمہ دار نہیں ٹھہرایا ... الخ

الحمد للہ کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ اس اپنی غلطی کا ٹی وی، ریڈیو، اخبارات اور رسالہ منہاج القرآن ماہنامہ میں بھی اعلان کردیا جاتا تاکہ لوگوں کے دلوں سے یہ وہم دور ہو جاتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہم امید کرتے ہیں کہ جس طرح اس عبارت سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے رجوع کرنے کی توفیق دی دوسری چند عبارات جو عقائد سے متعلق ہیں اور جناب کو مطلع بھی کردیا گیا ہے ان سے بھی رجوع کرنے کی توفیق

عطا فرمائے تاکہ مسلمانوں میں نیا فتنہ جنم نہ لے۔

چالاکی نمبر ۲

اس عبارت کے " میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب موقع ملے ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔ رسالہ دید شنید لاہور صـ۴ ۱۹ راپریل ۱۹۸۶ء " سے متعلق ہے۔ جب جناب طاہر القادری کو مطلع کردیا گیا تو اس کے جواب میں رسالہ اہم انٹرویو میں جواب دیتے وقت کہتے ہیں کہ میرے انٹرویو کو توڑ مروڑ کر چھاپا گیا ہے اور اس طرح غیر ذمہ دارانہ صحافت کا ثبوت دیا تھا تو جناب طاہر القادری صاحب یہ ان لوگوں کی غلطی ہے جنہوں نے آپ کے انٹرویو کو توڑ مروڑ کر چھاپا ہے، نہ کہ ان علماء کرام کی غلطی ہے جنہوں نے آپ کی خیر خواہی کے لیے ان بہت بڑی غلطیوں پر مطلع کیا جو ایمان کے لیے بالکل مضر تھیں۔ اور آپ نے سوائے اس بات کے اور کوئی کارروائی نہیں کی کہ میں نے اس رسالہ کو اپنے مرکز پر فروخت کرنے کی اجازت نہیں دی۔ جناب آپ کو چاہیے تھا ٹی وی، ریڈیو، اخبارات اور رسالہ منہاج القرآن میں ان توڑ مروڑ کر چھاپنے والوں کی مذمت کرتے اور ان کے برعکس بیان کرتے کہ خبردار میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز نہ پڑھتا ہوں اور نہ ہی ایسا عقیدہ رکھتا ہوں کیونکہ وہ گستاخانِ مصطفےٰ اور گستاخانِ صحابہ ہیں اور جو گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا گستاخِ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین یا کسی بھی ضروریات دین کا منکر ہوگا وہ کافر مرتد ہے، ان کے پیچھے نماز تو کیا ایسے بدمذہبوں سے مجالست، مواکلت، مناکحت ناجائز اور حرام ہے۔ اسی وجہ سے عرب وعجم کے علماء کرام نے اُن پر کفر کے فتوے لگائے ہیں خصوصًا رئیس الصوفیاء اور صدر المشائخ امام اہلسنت احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ جن کی علمی وعملی شہرت شرق وغرب میں پھیلی ہوئی ہے بیان کرنا تھا مگر آپ نے

گستاخانِ رسول وصحابہ پر پردہ ڈالتے ہوئے ان کے نام تو کیا اُن کے فرقوں کے نام بھی اپنے جواب میں لکھنا گوارہ نہیں کیے۔ ایک طرف اپنے جواب میں لکھتا ہے کہ ہم گستاخانِ رسول وصحابہ کرام کو مسلمان نہیں سمجھتے اور دوسری طرف لکھتا ہے کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں میں اصولی اختلافات موجود نہیں ہیں۔ پس یہی چالاکی ہے کہ جواب دیا ہے کہ گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و گستاخِ صحابہ ہوں ہم ان کے پیچھے نماز تو کیا ہم ان کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے۔ اس طرح تو کمزور سے کمزور علم والا بھی کہتا ہے کہ ہم گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز تو کیا ہم ان کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے۔ بلکہ دیو بندی، وہابی اور شیعہ خود کہتے ہیں کہ ہم گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و گستاخِ صحابہ کو کافر سمجھتے ہیں مگر ساتھ ساتھ گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید بھی کرتے ہیں کہ یہ کوئی گستاخیاں نہیں ہیں یعنی کہ کفر کو اسلام قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح اگر آپ نے بھی لکھ دیا تو کیا ہوا کہ جو شخص مدینہ کے گلی کوچوں کی اور وہاں کی خاک کی بھی بے ادبی کرتا ہے تو اس طور پر بھی اہانت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور میرے نزدیک وہ شخص صاحبِ ایمان نہیں ہے اور دوسری طرف ان کو مرکز میں مدعو کر کے ان کے لیے دعائیں کرنا اور ان کے ساتھ نمازیں پڑھنا، کیا اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب نے ارشاد نہیں فرمایا کہ:

وَلَا تُصَلُّوا عَلَيْهِمْ وَلَا تُصَلُّوا مَعَهُمْ ۝ اور نہ انکی نمازِ جنازہ پڑھو اور نہ انکے ساتھ نماز پڑھو

کیا اس آیۃ کریمہ اور حدیثِ مبارکہ کے برعکس عقیدہ نہیں ہے کہ آپ ان کے مُردوں کے لیے دعائیں بھی کرتے ہیں اور ابھی تک ان کے ساتھ فرض نمازیں بھی ادا کر رہے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ ۝	بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو اور ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ اور ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو۔

لیکن آج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے خلاف آپ عمل کر رہے ہیں۔ اس کے متعلق اعلیحضرت عظیم البرکت کا فتویٰ بھی درج کر دینا مناسب سمجھتا ہوں جن کا نام ہمیشہ آپ کی زبان پر رہتا ہے

اعلیحضرت عظیم البرکت کا فتویٰ

فتاویٰ رضویہ جلد نمبر پنجم صفحہ ۱۴۹، آپ فرماتے ہیں کہ بدمذہبوں سے مجالست، مواکلت، مناکحت ناجائز ہے۔ آگے فرماتے ہیں۔ سنیو! اگر تم سُنّی ہو تو سنو۔ حدیث پاک میں ہے کہ حضرت ابو عمامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اصحاب البدع کلاب اهل النار   بدمذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں

امام دارقطنی کی روایت یوں ہے

حدثنا القاضی الحسین بن اسماعیل ثنا محمد بن عبد اللہ المخرمی ثنا اسماعیل بن ابان ثنا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی طالب عن ابی عمامہ رضی اللہ عنھم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اهل البدع کلاب اهل النار ۝

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بدمذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔

ابو نعیم حلیہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اهل البدع شر الخلق والخليقة — بدمذہب لوگ سب آدمیوں و جانوروں سے بدتر ہیں۔

علامہ مناوی نے تیسیر میں فرمایا الخلق الناس والخليقة البهائم لاجرم۔ حدیث شریف میں ان کی مناکحت سے ممانعت فرمائی۔ عقیل و ابن حبان حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تجالسوهم ولا تشاربوهم — بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو نہ ان کے ساتھ
ولا تواكلوهم ولا تناكحوهم ۔ — کھاؤ پیو اور نہ ان سے شادی بیاہ کرو۔

معلوم ہوا کہ جو بدمذہبوں کے ساتھ نماز روزہ یا کسی بھی قسم کے معاملات نیکی سمجھ کر رکھے اور ان کو مسلمان جانے تو وہ بھی ان کتوں میں ایک کتا اور جہنمی ہے اور مسلمانوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، ایسا آدمی قیامت کے دن ذلیل و خوار ہوگا جو دعویدار دین کا ہو اور طاقت بنے گستاخان رسول کی۔ یہ تو ان کے عزم کو اور تقویت پہنچانا ہے۔ پس یہ بھی کفر ہوا۔

اعلیٰحضرت کا فتویٰ — وہ جو جماعت حنفی سے مزدور ہیں کہ ان کے عقائد باطلہ تکذیب خدا اور توہین رسول کے باعث ان کی نماز ہی نہیں جو جماعت ہیں ان کا کھڑا ہونا بالکل ایسا ہے کہ ایک شخص بے نماز بیچ میں داخل ہے، اس سے قطع صف ہوگی اور صف کا قطع کرنا حرام ہے۔

حدیث شریف میں ہے من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله ۔ حدیث میں حکم فرمایا کہ نمازیں خوب مل کر کھڑے ہو کہ بیچ میں شیطان داخل نہ ہو۔ یہاں آنکھوں دیکھا شیطان صف میں داخل ہے۔ یہ جائز نہیں تو بشرط قدرت اسے ہرگز اپنی جماعت میں نہ شامل ہونے دیں اور جو مجبور ہے معذور ہے۔"

جناب پروفیسر صاحب! آپ کا تو یہ حال ہے کہ بدمذہبوں کو مدعو کر کے صف میں کھڑا کرتے ہیں اور محض اعلیٰحضرت کا نام تو فقط اپنی تشہیر کے لیے لیتے ہو ورنہ اعلیٰحضرت کا مسلک اور آپ کے مسلک کا فرق بہت زیادہ ہے۔ منہ سے کہہ دینا کہ میرے مسلک اور اعلیٰحضرت کے مسلک میں سوئی کے ناکے کے جتنا بھی فرق نہیں ہے، محض غلطی ہے۔ یہاں تو زمین آسمان سے بھی زیادہ فرق ہے۔ ایسی حرام خوری اور بدعقیدگی سے امام اہلسنت پاک ہیں۔

چالاکی نمبر ۲ — اس عبارت کے متعلق نماز میں ہاتھ چھوڑنا یا باندھنا اسلام کے واجبات میں سے نہیں اہم چیز قیام ہے۔ میں قیام میں اقتداء کر رہا ہوں امام چاہے کوئی بھی ہو۔ امام جب قیام کرے، سجود کرے، قعود کرے، سلام کرے تو مقتدی بھی وہی کچھ کرے۔ یہاں یہ ضروری نہیں کہ امام نے ہاتھ چھوڑ رکھے ہیں اور مقتدی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہے یا ہاتھ چھوڑ کر۔

اس عبارت کے متعلق جواب دیتے ہوئے پروفیسر صاحب نے جان چھڑانے کے لیے یہ چالاکی کھیلی کہ اہلسنت کے مذاہب اربعہ میں سے اس وقت مذہب مالکی کے علماء متاخرین ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں مگر بدستور اہلسنت و جماعت ہیں۔ اسی طرح حنفی، شافعی، حنبلی بلاشبہ اہلسنت و جماعت ہیں تو اس حال میں بے شک امام نے ارسال الیدین کیا ہے کیونکہ ان کی اقتداء میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اب اس کے بارے میں ضروری ہے کہ اعلیٰحضرت کا فتویٰ تحریر کیا جائے کیونکہ ان کا نام تیرا ورد زبان ہے۔

اعلیٰحضرت امام اہلسنت کا فتویٰ — فتاویٰ رضویہ جلد سوئم ص ۱۷۷ "مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس

مسئلہ یں کہ اگر امام شافعی المذہب ہو اور مقتدی حنفی تو ان امور میں جو حنفی کو جائز نہیں جیسے آمین بالجہر کہنا، رفع یدین اور قومہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا امام کی متابعت کرے یا نہ کرے اور ایسے مقتدی شافعی المذہب کو اپنے مذہب کے خلاف امور میں امام حنفی المذہب کی متابعت چاہیئے یا نہیں، اور اگر متابعت کرے تو اس کی نماز کا کیا حال بینوا توجروا؟

الجواب: حنفی جب دوسرے مذہب والے کی اقتداء کرے جہاں اس کی اقتداء جائز ہو کہ امام اگر ایسے کسی امر کا مرتکب ہو جو ہمارے مذہب میں ناقص طہارت یا مفسدِ نماز ہے۔ جیسے آب قلیل متنجس یا مستعمل سے طہارت یا چوتھائی سر سے کم کا مسح یا خون فصد درہم دتے وغیرہا نجاسات غیر سبیلین پر وضو نہ کرنا قدرے درہم سے زائد منی آلود کپڑے سے نماز پڑھنا یا صاحب ترتیب ہو کر با وصف یاد فائتہ وسعت بے قضاء فائتہ نماز وقتی شروع کر دینا یا کوئی فرض ایک بار پڑھ کر پھر اسی نماز میں امام ہو جانا تو ایسی حالت میں تو حنفی کو سرے سے اس کی اقتداء جائز نہیں اور اس کے پیچھے نماز محض باطل کما نص علیہ فی عامة کتب المذھب بل فی الغنیة اما الاقتداء بالمخالف فی الفروع کالشافعی فیجوز ما لم یعلم منہ ما یفسد الصلوٰة علی اعتقاد المقتدی علیہ الاجماع انما اختلف فی الکراھة ۔ غرض جب وہ ایسے امور سے بری ہو اور اس کی اقتداء صحیح ہو اس وقت بھی ان باتوں میں اس کی متابعت نہ کرے جو اپنے مذہب میں یقیناً ناجائز اور نامشروع قرار پا چکی ہیں۔ اگر متابعت کرے گا تو اس کی نماز مشروع کی مقدار کراہیت پر مکروہ تحریمی یا تنزیہی ہوگی، کہ پیروی مشروع میں ہے نہ کہ غیر مشروع میں۔ ردالمحتار میں ہے تکون المتابعة غیر جائزة اذا کانت فی فعل بدعة او منسوخ او ما لا تعلق لہ بالصلوٰة

یہ پھر خزائن الاسرار پھر حاشیہ شامی میں ہے انما یتبعہ فی المشروع دون غیرہ مجمع الانھر وغ ۔ حاشیہ طحطاویہ میں ہے ما کان مشروعًا یتابعہ فیہ وما کان غیر مشروع لا ۔ اس طرح ترک سنت میں امام کی پیروی نہیں، بلکہ موجب اسائت وکراہت ہے اگر وہ چھوڑے مقتدی بجا لائے جبکہ اس کی بجا آوری سے کسی واجب فعل میں امام کی متابعت نہ چھوٹے۔ لہٰذا علماء فرماتے ہیں اگر امام وقت تحریمہ رفع یدین یا تسبیح رکوع وسجود یا تکبیر انتقال یا ذکر قومہ ترک کرتا ہے تو مقتدی نہ چھوڑے کما نص علیہ فی نظم الزندویسی و الخانیة والخلاصة والبزازیة والھندیة والخزانة المفتیین وفتح القدیر والغنیة والدر المختار وحاشیة للعلامة شرنبلالی وغیرھا، نص البزازیة ملخصًا ستة اشیاء اذا ترک الامام اتی بھا المأموم رفع الیدین فی التحریمة وتکبیرة الرکوع او السجود والتسبیح فیھما والتسمیع الخ یونہی تکبیرات عیدین فی رفع یدین فی الدر رفع یدین فی الزوائد لم یر امامہ ذالک الخ اگر رکوع سجود میں ایک ہی تسبیح کہہ کر سر اٹھائے تو مقتدی بھی جا رسنت تثلیث نہ کرے ورنہ قومہ جلسہ کی متابعت میں خلل آئے گا ھو الصحیح کما فی الخانیة والخلاصة و الخزانة والوجیز والفتح القدیر وغیرھا والاسفار غیرھا انظر الدافیة مما یبتنی علی لزوم المتابعة والارکان انہ لو رفع الامام راسہ من الرکوع او قبل یتم المأموم التسبیحات الثلث وجب متابعة ۔

شرح منیہ علامہ ابراہیم حلبی وحاشیہ سید ابنِ عابدین میں ہے:

"الاصل عدم وجوب المتابعة فی السنن فعلاً فکذا ترکًا و

کذا الواجب القولی الذی لا یلزم من فعلہ المخالفۃ فی واجب فعلی کالتشھد وتکبیر التشریق بخلاف القنوت وتکبیرات العیدین اذ یلزم من فعلھا المخالفۃ فی الفعل وھو القیام مع رکوع الامام ملخصًا۔

جب یہ اصول معلوم ہو لیے تو ان تینوں فروع کا حکم بھی انہی سے نکل سکتا ہے رکوع وغیرہ میں رفع یدین ہمارے آئمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک منسوخ ہو چکا ہے اور منسوخ پر عمل نامشروع تو اس میں متابعت نہیں۔ امام ملک العلماء ابوبکر مسعود کاشانی قدس سرہ الربانی بدائع میں فرماتے ہیں

لو اقتدی بمن یرفع الیدین عند الرکوع او بمن یقنت فی الفجر او بمن یری تکبیرات الجنازۃ خمسًا لا یتابعہ لظھور خطیئۃ بیقین لان ذالک کلہ منسوخ اھ نقلہ فی عید رد المحتار۔

جلالی پھر شرح المقدمۃ الکیدانیہ القہستانی پھر جنائز حاشیہ شامی میں ہے لا تجوز المتابعۃ فی رفع الیدین فی تکبیرات الرکوع قومہ میں ہاتھ اٹھاکر دعا مانگنا شافعیہ کے نزدیک نماز فجر کی رکعت آخیرہ میں ہمیشہ اور وتر کی تیسری رکعت میں صرف نصف آخیر شہر رمضان المبارک میں ہے کہ وہ ان میں دعائے قنوت پڑھتے ہیں۔ قنوت فجر تو ہمارے آئمہ کرام کے نزدیک منسوخ یا بدعت ہے بہرحال یقینًا نامشروع ہے لہٰذا اس میں پیروی ممنوع اور جب اصل قنوت میں متابعت نہیں تو ہاتھ اٹھانے میں کہ اس کی فرع ہے اتباع کے کوئی معنی نہیں مگر اصل قومہ رکوع فی نفسہ مشروع ہے۔ لہٰذا جب تک نماز فجر میں قنوت پڑھے مقتدی ہاتھ چھوڑ کا کھڑا رہے۔ در المختار میں ہے یاتی الماموم بقنوت الوتر ولو بشافعی یقنت بعد الرکوع لانہ مجتھد فیہ لا الفجر

لانہ منسوخ بل یقف ساکتًا علی الاظھر مرسلًا یدیہ

علامہ شرنبلالی نور الایضاح میں فرماتے ہیں:

اذا اقتدی بمن یقنت فی الفجر قام معہ فی قنوتہ ساکتًا علی الاظھر ویرسل یدیہ فی جنبیہ۔

اگر شافعی نماز وتر میں اگر ناقص کے پیچھے اقتدا باقی ہے کہ وہ وتر کے دو ٹکڑے کرتے ہیں. پہلے تشہد پر سلام پھیر کر آخیر رکعت اکیلی پڑھتے ہیں۔ اگر امام نے ایسا کیا جب تو رکعت قنوت آنے سے پہلے ہی اس کی اقتدا قطع ہو گئی۔ اب نہ وہ امام اور نہ یہ مقتدی. نہ اس کے وتر صحیح کہ اس کو وسط نماز میں عملًا سلام واقع ہوا۔

فی الدر المختار صح الاقتداء فیہ بشافعی لم یفصلہ بسلام لا ان فصلہ علی الاصح اھ ملخصًا

جب ایسا نہ ہوا اور اقتدا قائم رہے تو اگرچہ شافعیہ قنوت قومہ میں پڑھتے ہیں اور ہمارے مذہب میں اس کا محل قبل رکوع مگر ہمارے علماء نے تمام متون و شروح و فتاویٰ میں مقتدی کو حکم دیا کہ یہاں قنوت میں متابعت کرے، اور اس کا منشا وہی ہے کہ اسے بالکل نامشروع نہیں ٹھہراتے۔

شیعہ گستاخ رسول اور گستاخ صحابہ کے پیچھے نمازیں ادا کرنا اور جان چھڑانے کے بہانے خود تراش کر آئمہ اربعہ کو بدنام کرنا شروع کر دے، اور اعلیٰحضرت کی نام نہاد محبت کا دعویٰ کر کے عوام اہلسنت اور علماء اہلسنت کو اغوا کرنے کی ایک نئی اور باطل سوچ کو جنم دے۔

پروفیسر کا جان چھڑانا اور مفتی تقدس علی خان کے خط کا جواب ٹال مٹول سے دینا آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ اب مفتی تقدس علی خان کا جواب الجواب ملاحظہ فرمائیں جس نے پروفیسر صاحب کو لاجواب کر دیا۔

تقدس رمز ہیر حضرت مولانا مفتی تقدس علیخان علیہ الرحمۃ

کا جواب الجواب جسنے پروفیسر صاحب کو لاجواب کر دیا۔

جناب پروفیسر طاہر القادری صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ: آپ کا تفصیلی خط مجھے ایسے وقت ملا جب میں حرمین طیبین اور بغداد شریف کی حاضری کے لئے پا بر کاب تھا وہاں سے تقریباً ایک ماہ بعد واپس آیا تو آپ کے جواب کی روشنی میں دوبارہ خط لکھنا مناسب سمجھا کیونکہ آپ کے اس جواب سے تو متعلقین کے خدشات اور پختہ ہو رہے ہیں۔ جہاں تک تنقید کی بات ہے اگر اس میں حقیقت ہو تو اسے مان لینا چاہیئے، یہ وسیع النظری اور پختہ عملی کی علامت ہے، صرف اپنی ہی بات پر اڑ جانے سے تو فرقوں نے جنم لیا ہے۔

آپ کی ذہانت اور مقبولیت کی بڑی خوشی ہوتی اگر اکابرین امت سے آپ کے خیالات نہ ٹکراتے اس خط میں آپ ایک مقام پر گستاخانہ رسول کے متعلق کفر و ارتداد کے فتویٰ دے رہے ہیں اور دوسری جگہ ان کو شیخ التحقیق مسلمان بھی تصور کر رہے ہیں! آپ ذرا وضاحت کریں کہ آپ کے نزدیک کون لوگ گستاخ رسول ہیں اور ان مکاتب فکر کی بھی نشان دہی کریں جو آپ کے نزدیک علی التحقیق مسلمان ہیں اور کیا مندرجہ ذیل عبارتیں گستاخی ہیں کہ نہیں۔

مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھا کہ: جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار۔ سو ان معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی،، نیز لکھا کہ، ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کے شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ مولوی قاسم نانوتوی تحذیر الناس میں لکھتے ہیں۔ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین یا فرض کیجیے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے" مولوی خلیل احمد نے براہین قاطعہ میں لکھا ہے کہ الحاصل غور کرنا چاہیے

کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے،، مولوی اشرف علی نے حفظ الایمان میں لکھا۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے،،

مولوی اسماعیل دہلوی اپنی مرتبہ کتاب صراط مستقیم میں لکھا ہے کہ نماز میں پیر اور اس کے مانند اور بزرگوں کی طرف خیال لے جانا اگرچہ جناب رسالتمآب ہوں کتنے ہی درجہ اپنے بیل اور گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بدتر ہے (ترجمہ فارسی) اسی طرح قرآن پاک کو نامکمل کہنا جبرائیل امین کو غلطی کا مرتکب بتانا۔ خلیفہ اول کی خلافت کو غلط تصور کرنا۔ صحابہ کرام خصوصاً شیخین پر سب و شتم کرنا گستاخی ہے کہ نہیں؟ آپ جس اختلاف کو فروعی اور معمولی سمجھ رہے ہیں ذرا اس کی نوعیت اور سنگینی کو دیکھیں جو بات کفر و ارتداد تک پہنچا دے وہ معمولی نہیں ہو سکتی۔ آپ نے غلط فہمی پیدا کرنے والی عبارت کو اس کتاب سے نکلوانے کا وعدہ کیا اور ہم بھی یہی چاہتے ہیں مگر دیدہ و شنیدہ کے غیر ذمہ دار صحافیوں پر آپ نے کیا قدم اٹھایا اور ان کے متعلق کونسی قانونی چارہ جوئی کی صرف مرکز پر رسالہ فروخت نہ کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اخبارات اور رسائل میں آپ کے انٹرویوز اور تقاریر اگر کبھی غلط رنگ سے چھپ جائیں تو فوری طور اس کے متعلق تردیدی بیان دیا کریں اس طرح نا کردہ گناہ اور عوام و خواص کی غلط فہمی خود بخود ختم ہو جائے گی۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ کا کسی فرقہ سے تعلق نہیں یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ بڑے فرقہ سے تو اللہ جل شانہ آپ کو بچائے کیا اچھے فرقے سے بھی آپ کو نفرت ہے؟ واضح ہو کہ امت میں فرقہ بندی موجود ہے۔ ارشاد گرامی ہے کہ: ستفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ " کسی موجود کا انکار کرنا ایسا ہی ہے جیسا دن کے وقت سورج کا انکار کرنا اور جس فرقہ بندی سے امت کی تباہی اور بعض فرقوں کی تکفیر تک نوبت آئی یہ ساری دنیا میں اور ہمارے پاکستان اور ہندوستان میں

متعارض فرقہ بندی ہے لیکن بعض باتیں ایسی بھی ہونگی ہیں جن میں اختلاف کا ہونا نہ افتراق امت کا سبب بنا نہ اس کی وجہ سے فساد ہوا اور نہ ہی مسلمان اس کو فرقہ بندی شمار کرتے ہیں اور یہ اختلاف، اختلاف امتی رحمة کا مظہر ہے ۔ آپ نے بھی اپنی کتاب میں ایسی گروہ بندی کو مستحسن قرار دیا ہے اور یہ وجہ لکھی ہے ۔ ایسے اختلافات کی وجہ سے زیادہ تحقیق کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، سمجھیے کہ اس کی مثال شریعت میں حنفیت شافعیت، مالکیت اور حنبلیت ہے اور طریقت میں قادریت، چشتیت، نقشبندیت اور سہروردیت ہے یہ فروعی اختلافات کہلاتے ہیں، ان کی وجہ سے نہ کہیں فساد ہوتا ہے نہ کوئی ایک دوسرے کو برا بھلا کہتا ہے اور نہ ہی اس کے متعلق کسی مسلمان کے ذہن میں فرقہ بندی کا تصور ہے ۔ اصل فرقہ بندی عقائد میں اختلاف اور اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام اور خصوصاً حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام خصوصاً خلفاء راشدین اور ائمہ مجتہدین کی توہین و تنقیص کی وجہ سے پیدا ہوئی اور اسی نے مسلمانوں کی جمعیت کو منتشر کر دیا ۔ ان میں سے ایک فرقہ شیعہ ہے جو کلام اللہ کو محفوظ و مکمل نہیں مانتا، جبرائیل امین کو غلطی کا مرتکب قرار دیتے ہیں کہ اس نے وحی پہنچانے میں غلطی کی تھی ۔ خلفاء ثلاثہ خاص طور پر شیخین کو سب و شتم کرنا اور ان پر تبرا کرنا اپنا شعار بنایا ہوا ہے ۔ مزید ان کے عقائد کی تفصیل انہی کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے ۔

سب سے زیادہ تفریق بین المومنین اور مسلمانوں کی جمعیت کو تباہ کرنے والا دوسرا فرقہ وہابیہ ہے جو کہ بعد میں دیوبندیت کے نام سے مشہور ہوا ۔ جس کی اطلاع پہلے سے دی گئی اور اس کے پیدا ہونے کی جگہ بھی بیان فرما دی تھی ۔ هناك الذلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطن ۔ چنانچہ اس فرمان کے مطابق ابن عبدالوہاب نجد میں پیدا ہوا اس نے ایک نیا مذہب ایجاد کیا جس کی بنیاد توہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو کافر و مشرک کہنے پر رکھی ۔ اس نے جو کتاب بنام کتاب التوحید لکھی تھی اس میں کفر و شرک کی اتنی بھرمار ہے کہ آج دنیا میں شاید ہی کوئی مسلمان ان کے اس حکم شرک و کفر سے بچا ہو، ان کے متعلق فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ۔

ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے، ہندوستان میں وہابیت کے معلم اول مولوی اسماعیل دہلوی حج کو گئے اور وہ کتاب التوحید دہلی لے آئے، اکثر جگہ بعینہ اس کا ترجمہ کر کے اور اپنی طرف سے فالتو بڑھا کر ایک کتاب لکھی جس کا نام تقویۃ الایمان رکھا ۔ اسے دیوبندی اپنے عقائد کی اساس قرار دیتے ہیں ۔ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے کہ :۔ تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے، مولوی مودودی نے اپنی کتاب "تجدید و احیائے دین" میں مولوی اسماعیل کو مجدد ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، تقویۃ الایمان اور اس کے مصنف کی تعریف و توصیف کرنے والے سب اسی فرقہ کے نمائندے ہیں، غیر مقلد، دیوبندی اور مودودی اسی وہابیت کی مختلف شاخیں ہیں انہوں نے وہابیت کے بدنام ہونے کی وجہ سے اپنے نام بدل لئے ہیں مگر عقیدے وہی اختیار کئے ہوئے ہیں ۔

اسے کہتے ہیں فرقہ بندی اور یہی فرقہ بندی ہے جس نے امت مسلمہ کو گروہوں میں تقسیم کر دیا اور ان کا اتحاد پارہ پارہ کر دیا، اسی فرقہ بندی کو ہر مسلمان فرقہ بندی سمجھتا ہے اور قابل مذمت قرار دیتا ہے ۔ آپ اپنی کتاب "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے" میں فرقہ بندی کا تذکرہ یوں کرتے ہیں صفحہ ۵۴ فرقہ پرستی کی تنگنائیوں میں بھٹکنے والے ناعاقبت اندیش مسلمان کے لئے زوال بغداد کی تاریخ عبرتناک منظر پیش کر رہی ہے ۔ اسی صفحہ پر ہے :۔ وزیر اعظم کی سیاست شیعہ مسلک کے گرد گھومتی تھی جبکہ خلیفہ کا بیٹا ابوبکر سنی عقائد کا نقیب تھا ۔ دونوں فرقے باہم دست و گریبان تھے ۔ صفحہ ۴۶ پھر جو تباہی ہوگی اس میں نہ کوئی بریلوی بچ سکے گا نہ دیوبندی نہ کوئی اہلحدیث اور نہ کوئی شیعہ صفحہ ۷ اور سوچیں کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو بغیر سوچے سمجھے ایک دوسرے کو کافر، مشرک، بدعتی، گستاخ رسول لعنتی اور جہنمی کہہ رہے ہیں صفحہ ۱۱۱ کہ سے بریلویت، دیوبندیت، اہلحدیثیت شیعت ایسے تمام عنوانات سے وحشت ہونے لگتی ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بھی انہی کو ہی فرقہ بندی قرار دیتے ہیں اور حنفیت و شافعیت اور قادریت و چشتیت وغیرہ کو آپ نے بھی فرقہ بندیت میں شمار نہیں کیا ہے ۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ انہیں قابل مذمت

فرقوں میں آپ نے بریلویت کا بھی ذکر کیا ہے آپ بریلویوں کے متعلق ایسی باتوں کی نشان دہی کر سکتے ہیں کہ جن کی بنا پر آپ نے ان کو بھی گستاخ اور بدعقیدہ فرقوں میں شمار کیا ہے۔

یہ افسوس ناک بات ہے: واضح ہو کر بریلویت کسی مذہب کا نام نہیں ہے جو اس سے کسی کو دہشت ہونے لگے یہ ایک مرکز روحانی و علمی کی نسبت ہے جس نے وہابیت کے فتنہ کا پردہ چاک کیا اور مقام نبی و ولی کے منکرین کا دفاع کیا۔ مُقر اور منکر کے درمیان امتیاز کی خاطر متعلقین نے اپنا تعارف مرکز علمی کی نسبت سے کروانا شروع کیا اور بریلوی کہلائے ورنہ ان کے عقائد وہی ہیں جو سلف صالحین کے تھے اور یہ قرآن و سنت کے عین مطابق ہیں آپکے بقول: مسلک اہلسنت ہرگز فرقہ نہیں ہے اور امت مسلمہ کا سواد اعظم ہے ایسے ہم بریلوی مسلک بھی امت ناجیہ کا سواد اعظم ہے اور اسے وقتی تعارف کی ضرورت کے پیش نظر بریلوی کہا جاتا ہے فقط

فقیر تقدس علی قادری رضوی بریلوی الشیخ الجامع جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ ضلع خیرپور سندھ۔

مرتد کی سزا و مسائل

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے اور کفر کی حالت میں مرے اس کے تمام اعمال دنیا اور آخرت میں رائیگاں ہیں اور وہ لوگ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے اور فرمایا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔

پارہ نمبر ۲ رکوع ۱۳ ترجمہ: اے ایمان والو تم میں سے کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے تو عنقریب اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لائے گا جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہو گی اور وہ اللہ تعالیٰ کو محبوب رکھے گی مسلمانوں کے سامنے ذلیل اور کافروں پر سخت ہو گی وہ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے حدیث بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسلمان اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے اس کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے وہ کسی کو قتل کرے اور ثیب زانی اور دین سے نکل جانے والا جماعت مسلمین کو چھوڑ دیتا ہے اور ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے اسی کی مثال حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے دین کو بدل

دے اسے قتل کر ڈالو ۔ **مرتد** وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی امر کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہو یعنی زبان سے کلمہ کفر بکے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو یا کلمہ کفر بکنے والے کو مسلمان جانے وہ بھی مرتد ہے جیسا طاہر القادری نے اپنی کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکہ ممکن ہے میں تحریر کیا۔ بحمد للہ تعالیٰ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلاف الخ غور کرنے کا مقام ہے مرتدین کو مسلمان کہہ کر خود بھی مرتد ہوگیا۔

عزیز قارئین کرام ۔ مرتدین کے بارے میں چند مسائل ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ نمبر (۱) مرتد اگر ارتداد سے توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہے مگر بعض مرتدین کسی نبی کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول نہیں تو یہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہ اسلام اسے قتل نہ کرے گا ۔

مسئلہ نمبر (۲) اگر کفر قطعی ہو تو عورت نکاح سے نکل جائے گی پھر اسلام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے ورنہ جہاں پسند کرے نکاح کر سکتی ہے

مسئلہ نمبر (۳) مرتد کا نکاح بالاتفاق باطل ہے وہ کسی عورت سے نکاح نہیں کر سکتا نہ مسلمہ سے نہ کافرہ سے نہ مرتدہ سے نہ حرہ سے نہ کنیز سے (عالمگیر)

مسئلہ نمبر ۴ مرتد کا ذبیحہ مردار ہے اگرچہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے ۔

تنبیہ :-

زمانہ حال میں جو لوگ باوجود ادعائے اسلام کلمہ کفر بکتے ہیں یا کفری عقائد رکھتے ہیں ان کے اقوال و افعال کا بیان ہم کرتے ہیں جو ان لوگوں سے صادر ہوتے ہیں تاکہ ان کا بھی علم حاصل ہو اور ایسی باتوں سے دور رہیں ۔ تاکہ اسلامی حدود کی مخالفت نہ ہو ۔

مسئلہ نمبر (۱) جو شخص ایمان و کفر کو ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے سب خدا کو مانتے ہیں سب کا کعبہ ایک ہے کتاب اللہ پر ایمان اور سبھی کے نزدیک نبی آخر الزمان

ہے خدا کو سب پسند ہے باوجود اس کے کہ ان کے کفریات ظاہر ہیں تو ایسا شخص کافر ہے تو اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے ۔

مسئلہ نمبر (۲) ایک شخص گناہ کرتا ہے لوگوں نے اسے منع کیا تو کہنے لگا کہ اسلام کا کام اسی طرح کرنا چاہیے وقت کا اہم تقاضا ہے کہ کسی کو برا بھلا نہ کہا جائے بعض وہ شخص گناہ و معصیت کو اسلام کہتا ہے وہ کافر ہیں ۔ جو بدمذہبوں کے پیچھے نمازیں پڑھتا ہو یہ سخت گناہ ہے اور اگر جان بوجھ کر پڑھتا ہے اور علماء نے منع کیا کہ ان کے پیچھے نمازیں نہیں ہوتیں تو اس نے کہا کہ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ ان کے پیچھے نمازیں پڑھی جائیں تو وہ بھی کافر ہے کیونکہ وہ وقت کو سجدہ کرتا ہے خدا کو سجدہ نہیں کرتا ۔

مسئلہ نمبر (۳) حضرت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان پاک میں سب و شتم کرنا برا کہنا یا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت یا امامت یا خلافت سے انکار کرتا ہے کفر ہے ان کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے ۔

تاثرات

بندہ تہہ دل سے تائید کرتا ہے کہ حضرت علامہ مفتی صاحب کا فتویٰ درست ہے اور حقائق پر مبنی ہے ۔

واللہ اعلم بالصواب

بندہ دلدار احمد وقار سیالوی خادم مدرس جامعہ حامدیہ رضویہ ۔
گلشن رضا کراچی نمبر ۲۱۲

(۱) پروفیسر صاحب میرے روبرو فرما چکے ہیں کہ احتیاط کا تقاضا ہے کہ دیابنہ اور وہابیہ کی کے پیچھے نمازیں پڑھی جائیں بس اسی وجہ سے وہ گمراہ ہیں کہ ان کے گمراہ ہونے میں شک کرتے ہیں ۔

کوکب نورانی کراچی ۔
خطیب مسجد گلزار حبیب

(۲) بندہ نے طاہر القادری کے متعلق پڑھا اور علماء کرام سے سنا بھی اور بے حد افسوس ہوا اُس کے پاس گمراہوں کے ساتھ سوائے مُلمع کلیت کے اور کچھ بھی نہیں پس یہ بہت بُری گمراہی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے ۔ آمین

محمد الیاس قادری کراچی

تصدیق علماء کرام دار العلوم امجدیہ کراچی

(۳) ہم تائید کرتے ہیں کہ جو فتوی مفتی محمد غلام سرور صاحب قادری نے جناب طاہر القادری کے بارے میں دیا ہے بالکل صحیح ہے۔

مولانا مفتی وقار الدین مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی ، مختار احمد قادر ، عطاء المصطفیٰ قادری ، سلیم احمد اشرفی ، عبداللہ ، محمد اسمٰعیل رضوی ۔

(۴) مولانا محمد دلدار احمد صاحب مدرس دار العلوم حامدیہ رضویہ کراچی ۔

دیوبندیوں ، وہابیوں ، مرزائیوں ، رافضیوں ، نیچریوں ، چکڑالویوں وغیرہم پر اُن کے کفریات کی وجہ سے کُفر کے فتوی لگائے گئے اِن کے متعلق اب کسی کو شک و احتمال کی گنجائش ہی نہیں ۔ طاہر القادری صاحب نے اپنی کم فہمی میں آکر شک کیا اور خود گمراہ ہو گئے کیونکہ مَنْ شَكَّ فِی کُفْرِهِمْ وَعَذَابِهِمْ فَقَدْ کَفَرَ ۔ مسئلہ عورت کی نصف دیت تو اِس پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع ہے اور صحابہ کرام کا اجماع واجب العمل ہے ۔ پس جس کے نزدیک صحابہ کرام ہر طرح کے طعن و تشنیع سے پاک ثابت ہوئے تو وہ اُن کے اجماع پر بھی شک نہیں کرتا ۔ پس مومن اُن کے اجماع پر ذرہ برابر بھی شک نہیں لا سکتا ۔ اِس نا اہل نے اجتہاد کا دعوی کیا اور نام کا مجتہد بن بیٹھا ۔ اب اشد ضرورت اِس بات کی ہے کہ جیسا دوسرے گمراہ کن فرقوں کی طرح اِس سے بھی اجتناب کرنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے ۔

(امام و خطیب) مسجد محمد علی قصوری خطیب کراچی

ان کے علاوہ علماء کرام و مفتیان عظام جو طاہر القادری کے مؤقف کے خلاف ہی نہیں

بلکہ باطل قرار دیتے ہیں ان کے اسمائے گرامی ملاحظہ فرمائیں نمبر (۱) جامع المعقول والمنقول شیخ المناطقہ حضرت علامہ مولانا عطا محمد صاحب بندیالوی دامت برکاتہم العالیہ (۲) غزالی زمان رازی دوراں پیر طریقت منبع سنت حضرت علامہ مولانا سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ (۳) قبلہ عالم حامی سنت پیر زماں قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر جناب حضرت مولانا علامہ مفتی محمد عبداللہ قادری اشرفی برکاتی رضوی دامت برکاتہم العالیہ قصور (۴) ابوالخیر محمد حسین قادری رضوی مصطفوی سکھر دار العلوم غوثیہ رضویہ سکھر (۵) پیر مراتب علی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ آف گوجرانوالہ (۶) حضرت علامہ مولانا احسان الحق استاذ المکرم مدرس جامعہ رضویہ فیصل آباد (۷) حضرت مولانا مفتی محمد رفیق مہتمم مدرسہ انوار مصطفیٰ شمس آباد سکھر (۸) حضرت علامہ مولانا غلام رسول شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد ، مفتی ابو سعید محمد امین دار العلوم امینیہ رضویہ فیصل آباد ۔ (۹) مناظر اسلام فاضل نوجوان مقرر بے بدل حضرت علامہ مولانا سعید احمد اسعد دامت برکاتہم العالیہ (۱۰) حضرت علامہ مولانا حقانی صاحب مدرس دار العلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی (۱۱) شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدالحق افغانی مدرسہ خیر المعاد ملتان (۱۲) حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری مدرس جامعہ نظامیہ لاہور (۱۳) استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا عبدالقیوم ہزاروی مہتمم جامعہ نظامیہ لاہور (۱۴) شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (۱۵) حضرت علامہ مولانا محمد اسلم رضویہ جامعہ رضویہ مظہر الاسلام شیخ الحدیث فیصل آباد (۱۶) حضرت علامہ مولانا محمد مختار احمد مفتی دار العلوم جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد ، حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالرشید مہتمم جامعہ غوثیہ لاہور بکرا منڈی (۱۷) حضرت علامہ مولانا محمد احمد صاحب شیخ الحدیث و مہتمم دار العلوم فریدیہ نظامیہ بصیر پور (۱۸) حضرت علامہ عبدالرزاق مدرس دار العلوم حنفیہ قصور (۱۹) حضرت علامہ مولانا اختر علی صاحب آف لندن (۲۰) محمد رحیم ناظم جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ صوبہ سندھ (۲۱) قاری رہنمائے المصطفیٰ اعظمی خطیب میمن

مسجد بولٹن مارکیٹ و مہتمم نوریہ رضویہ کراچی (۲۲) مناظر اسلام قاطع بخدیت دیوبندیت شیعیت حضرت علامہ مولانا غلام مہر علی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (۲۳) علامہ شاہ تراب الحق قادری کراچی ۔ انجمن فیض رضائے کراچی کے جملہ اراکین و بزم حامدیہ رضویہ گلشن رضا کراچی نمبر ۳۲ کے جملہ اراکین ۔ ان کے علاوہ حیدر آباد، ساہیوال، پاکپتن، بہاولپور، اوکاڑہ پشاور، راولپنڈی، کوئٹہ ۔ اسلام آباد، رائے ونڈ، خانیوال، سرسٹہ، چشتیاں، بہاولنگر، فقیروالی، فورٹ عباس، لودھراں، پتوکی، رحیم یار خان، ڈیرہ اسماعیل خان، روہڑی، نواب شاہ، کے مشہور و معروف علماء کرام و مفتیان اہلسنّت جن کے اسمائے گرامی، اس کتاب میں نہیں آسکے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ دوسرا ایڈیشن کا انتظار فرمائیں ۔ لہٰذا تمام اہلسنّت کو اپیل کی جاتی ہے کہ اس گمراہی حاضرہ کے قلع قمع کے لئے سر توڑ کوشش کریں۔

اعلان

عزیز قارئین کرام اگر پروفیسر طاہر القادری کے علم کا اندازہ عربی گرامر کے لحاظ سے معلوم کرنا چاہتے ہیں تو مفتی اعظم پاکستان غلام سرور قادری لاہوری کی کتاب علمی اور تحقیقی گرفت کا مطالعہ فرمائیں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ اس کو بالکل عربی گرامر سے ناواقف پائیں گے ۔

بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے

وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں ۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے ۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے ۔ معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو سخت قہر الٰہی ہے ۔ اگر مرد سنّی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا محض زنا ہوگا ۔ اولاد ولد الزنا ہوگی ۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی ۔ اگرچہ اولاد بھی سنّی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی ۔ کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ، بیٹے، ماں، بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا ۔ سنّی تو سنّی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں ۔ ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام ۔ جو ان کے ان ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے ۔ باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کیلئے بھی یہی سب احکام ہیں جو ان کیلئے مذکور ہوئے مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان سنّی بنیں ۔ وباللہ التوفیق واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنّی حنفی قادری
عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں

دشمنِ احمد پہ شدّت کیجیے

ملحدوں سے کیا مروّت کیجیے

(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (القرآن)

ظالم ابھی ہے فرصت توبہ، نہ دیر کر
وہ بھی گرا نہیں جو گرا اور سنبھل گیا

فتنۂ طاہریہ کی حقیقت کا انکشاف

علامہ مولانا محمد بشیر القادری برکاتی رضوی
خطیب جامع مسجد غوثیہ، لسبیلہ ھاؤس، کراچی ۵